



اللهُ أَكْبَرُ مَا يَعْلَمُ طَائِرٌ لَا يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ طَائِرٌ لَا يَشَاءُ

تاریخ اپنے
الفضل
فایدان



الفصلان

ایڈیشن - علامی

The ALFAZ QADIANI.

تیسرا شمارہ نامہ ایڈنٹیڈ
قیمت لانہ پیسی بیرون میں

683. Sh. Mahal Amrit
Fatyal Karim 26 & 75
College Street
Calcutta

فیضیان

نمبر ۲۷ مورخہ ۱۹۳۴ء شنبہ ۲۵ ستمبر ۲۰۱۴ء شعبان ۱۴۳۵ھ جلد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ والاد و اشتہبہ

چند شرارے خاکستہ شوق سے

خدکے فضل سے پھر آگیا۔ جلسہ دسمبر کا
حشد اخوان دفعوں میں آسمان سے گوا اڑی یا
نگا و شوق کو دیدار ہو گا۔ روزے انور کا
مبادر عشق صادق کو۔ رفیع باریابی سے
لے معمز نہ سے زندہ ہونگے مرکے عالم کے
ضیا بخش قلوب خلت ہو گا۔ چاند نبیوں کا
وفردوں نظر ہو گا۔ چمن گھسائے ازہر کا
پرستاد ان کعبہ ذیسے پیاسے تڑپتے تھے
عنلانی خوش خوش پھری گئے گوئے جانیں
دل بے تاب کو تکین دیں گی دسل کی راتیں
حد صرد بھیو گے الکمل احمدی ہی احمدی ہونگے
هر کل لبیک گویاں منتظرہ فرمان داؤد کا
روخشاو قتے و غوم۔ روزگارے۔ پر زبان ہو گا۔
کر پاہ سے برخورد از دسل یارے۔ کامیاب ہو گا۔

المرتضی

حضرت خلیفۃ الرسیح اثنیانی ایہہ اسٹرنگر الفرزی کو دو روزے
حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی محنت کے سلے دعا فرمائیں۔
نہایت افسوس کے ساتھ کہما جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر فرمیش ممتاز
مُوجہ عرق فوج حضرت سیج مسعود علیہ السلام کے پرانے صاحبیات
میں ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۶۔ دسمبر دفات پا گئے۔ انا لله وانا
الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۸۹۷ء میں حضرت سیج مسعود علیہ السلام
کی بیت کی تھی مادہ فرش یعنی کھنک کے پرستقل مکفت تادیان میں
اختیار کریں۔ خدازہ حضرت خلیفۃ الرسیح اثنیانی ایہہ اللہ تعالیٰ
نے پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بیشی میں دفن کئے گئے۔ احباب
دعاے منفترت خرمائیں۔
نظرارت دعوت و تبلیغ نے جلد سلاطہ کے پر ڈرام کو
ریگن پر ڈرام کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جو بیرودی جا عہداتے

جلد سیم لانہ پرے لے اخیا تو حضرت میں

احبوب جماعتہ بارخپنی بنین
کردار الامان میں ایک کافی تقدیر اور با
وسایع کی رہتی ہے جوں کا شش
عہادت ائمہ اور دینی تعلیم کا حضور
پڑے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ الرسول ایحیا اللائق
ایمان و اندیشہ میں اس کے مختلف
حصوں میں دن کی امداد فرمائے
رہتے ہیں۔ احباب بھی جلسہ سازہ
پر تشریف لاتے وقت ان کو د
بھولیں۔ اور گز سختہ سانوں کی
طرح ان خواہ کے لئے پارچا تے

جسے سلسلہ کے تابع مناظر مکعب الرحمن صاحب خادم پری اگرچہ
نے نہایت محنت اور غریبی سے گواہ اذیزیر نورت کر کے پہنچے
قریباً چار گز بڑھا دیا ہے سلسلہ اور اسلام کے متعلق کوئی ایسا اعتراض
کریں میں ان میں بھی خشنود نہیں ہو گا ہے

غرض

ایسی مفردی اور معنید کتب

کا ہر پڑھ کھٹے احمدی کے پاس

ہر ناقدری ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ

جم باکٹ سائز پر پونے چھپو منظر

قریب ہے۔ اور قیمت جلد عصر

احباب کتاب مگر قادیانی سے منکروں اور

مستقیض ہوں ہے

وراج کے منصوبے ہمندن کے پے کا

انگریزی زرجمہ

جن لوگوں نے ہماشہ نضل جیں صاحب کی معمرکہ الارادہ تقدیمیت

اس کی بیویہ حضرت سیمیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بارہ بیان کئے جا چکے ہیں۔ اور جو لوگ اسی تجھے

یہ شرکت اختیار کرتے ہیں۔ ان کا تجھے ہے کہ اس بدلہ میں شمولیت سے ان کی روحاں پر نہایت ہی خوشگوار اثر پتا ہے۔

اس جلسہ کو محدود انسانی جہسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ دعا ہے۔ جس کی خالص نمائید حق اور اعلانے کلید اسلام پر پیشہ ہے۔

پس اس عیسیٰ شرکت اختیار کرنا جماعتِ احمدیہ کا قومی اور بینی فرض ہے۔ چاہیئے کہ تمام افراد اس مبارک اجتماع میں شرکت کا

عزم رکھ کریں۔ دیارِ حبوبیہ میں آنے کے لئے کربلا میں۔ خدا کے تقدیس رسول کے تخت گاہ کی زیارت کرنے کا تیر کریں۔

قادیانی کے اولاد سے حصہ یا بہنے کی کوشش کریں۔ اپنے عزیز و اقارب کو ہمراہ نہیں۔ خیر احمدی معز زین کو بھی دعوت دیں۔ اور

خواتین اور بچوں کو بھی دارالامان کی برکات سے مستفیض کریں۔ غرض والہاتہ انداز۔ مخلصانہ عزم۔ اور بے تاباہ محبت سے قادیانی

پسچھیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف نہیں۔ بلکہ جو لوگ فرمست رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ آئندہ والاجمیع حضرت خلیفۃ الرسیح

ان کی ایڈیشن نصرہ العزیزی کی اصداریں ادا کریں۔ تاکہ ان مبارک ساعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں:

اویلان کے مقابلہ میں اسلام کی

حدائق تشتیت کرنے اور ہر قدم د

حلست کے لوگوں کو اسلام کے قدر

سے سہرگرنے والی فوج کا سپاہی

پسند۔ لیکن کوئی سپاہی اس وقت

نہ کپڑے تراپن منعی اور انسیں کر

سکت۔ جیسا کہ مفردی مسلمان اور

معنبوط طائفہ را کھٹا ہو حضرت سیمیح

موعود علیہ السلام نے ہر سبید ان

تین صد کا پیال اپنے خرچ پر امگھستان کے مشہور مدین اور بیان

پاریمیت کو پہنچا دی گئی ہی۔ اس کتاب کی قیمت اس کے خائد اور

خریجوں کے پیش نظر اگر زیادہ بھی کمی جاتی تو کم تھی۔ لیکن اس خیال

سے کہ زیادہ سے زیادہ وسیع صفت میں اس کی اشاعت کی جائے کہ خیرت پر کام بھی

شانخ ہو چکا ہے۔ اور اس کی اضافی

جلد لانہ کی مبارک ساعت

اخباب جماعت کو شمولیت کی نعمت

مَنْ جَاءَكَ جَاءَكَ (الحمد لله رب العالمين)

دو شخص تیرے ماس آئے گا۔ وہ گویا ہے اس آئے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُلد نقاٹ کے قفل سے وہ نہایت ہی مبارک ساعات جن کی انتظار میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ایک سال تک چشم رہا۔
رہتے ہیں۔ بالکل قریب آگئیں مالفضل کا یہ پرچہ۔ ۶۔ دسمبر کو احباب کی خدمت میں پوچھے گا۔ اور ۲۶۔ دسمبر کو جلسہ لانہ شروع ہو
جائے گا۔ اس عیسیٰ کے اغراض و مقاصد حضرت سیمیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بارہ بیان کئے جا چکے ہیں۔ اور جو لوگ اسی تجھے
یہ شرکت اختیار کرتے ہیں۔ ان کا تجھے ہے کہ اس بدلہ میں شمولیت سے ان کی روحاں پر نہایت ہی خوشگوار اثر پتا ہے۔

اس کی بیویہ حضرت سیمیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُلد نقاٹ کے ایسا کے ملت رکھی۔ اس میں شمولیت پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ:-

”اُس جلسہ کو محدود انسانی جہسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ دعا ہے۔ جس کی خالص نمائید حق اور اعلانے کلید اسلام پر پیشہ ہے۔“

پس اس عیسیٰ شرکت اختیار کرنا جماعتِ احمدیہ کا قومی اور بینی فرض ہے۔ چاہیئے کہ تمام افراد اس مبارک اجتماع میں شرکت کا

عزم رکھ کریں۔ دیارِ حبوبیہ میں آنے کے لئے کربلا میں۔ خدا کے تقدیس رسول کے تخت گاہ کی زیارت کرنے کا تیر کریں۔

قادیانی کے اولاد سے حصہ یا بہنے کی کوشش کریں۔ اپنے عزیز و اقارب کو ہمراہ نہیں۔ خیر احمدی معز زین کو بھی دعوت دیں۔ اور

خواتین اور بچوں کو بھی دارالامان کی برکات سے مستفیض کریں۔ غرض والہاتہ انداز۔ مخلصانہ عزم۔ اور بے تاباہ محبت سے قادیانی

پسچھیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف نہیں۔ بلکہ جو لوگ فرمست رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ آئندہ والاجمیع حضرت خلیفۃ الرسیح

ان کی ایڈیشن نصرہ العزیزی کی اصداریں ادا کریں۔ تاکہ ان مبارک ساعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں:

اویلان کے مقابلہ میں اسلام کی

حدائق تشتیت کرنے اور ہر قدم د

حلست کے لوگوں کو اسلام کے قدر

سے سہرگرنے والی فوج کا سپاہی

پسند۔ لیکن کوئی سپاہی اس وقت

نہ کپڑے تراپن منعی اور انسیں کر

سکت۔ جیسا کہ مفردی مسلمان اور

معنبوط طائفہ را کھٹا ہو حضرت سیمیح

موعود علیہ السلام نے ہر سبید ان

تین کا سیاہی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے اسکو جاتہ ہے اسی نے

آریوں اور عدیا میوں کے متعدد نہایت بیش بہا خدا نہ لائل اور جو اجات

کا بھر دیا ہے حضرت سیمیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الامات پیش گوئیاں۔ اور یہ

متعدد ہے کہیں گھر قادیانی اسے تباہی پاکٹبک کے نام سے ایک

تیکیہ کا سامان اور احمدیہ کے قابل حملہ کی اولاد سے اسے پاکپوں میں دارالشامی

ان انتسابات سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوؤں کا منتاد اچھوتوں کی تحریک کی گئی تھی۔ یہ سے کہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو جائے۔ اور حکومت میں زمین دگی انبیاء زیادہ حاصل ہو۔ پس یہ خود غرضی ہے۔ نفاذی خواہی سے ذاتی عزت کے حصوں کا خیال ہے۔ اس سے زیادہ اس تحریک کو اونکی نام نہیں دیا جاسکتا۔

ہندوؤم کا وقتی جوش

اچھوت ادھار کی تحریک میں اج کل نایاب حمد کا نہیں جی سے ہے میں۔ مگر ان کا مقصود بھی ہمیشہ بھی رہا۔ کہ ہندوؤم کی اضافہ ہو جائے چنانچہ فرقہ وار تفصیلی کے مقابلہ ذیراعظم کے اعلان پر جگہ کا نہیں جائے۔ برت رکھا۔ تو چونکہ اس وقت کا نہیں جی کو مت کے سوندھ سے بچانے کا سوال درپیش تھا۔ اس سے نمائشی طور پر کوئی جگہوں میں اچھوتوں کے لئے مندوں کے دروازے کھولے گئے اور اعلان کیا گیا۔ اک اب اچھوت اور مندوں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ مگر حب کا نہیں جی کی جان پچ گئی۔ تو یہ نام جوش و فروش مٹتا پڑ گیا۔ اور پھر کسے

نے اچھوتوں کو پوچھا کہ بھی نہیں۔ کہ تم سانچ کی موہنہ ہو۔ اب پھر اور دیور مندر میں اچھوتوں کے داخلے کے سطح پر ایک شور برپا ہے۔ اول تو اچھوتوں کو ترقی دینے کا مرفت پرمیاں فراز دیتا۔ کہ ایک مندر کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے سرسر غلط ہے۔ کیونکہ اگر گور و دیور مندر میں اچھوتوں کو داخلہ کا حق حاصل جی ہو گیا۔ تو کیا ایک مندر کھل جانے سے تمام اچھوتا قوم ترقی کر سکتی ہیں۔ اور کیا ان کی علمی کی زنجیریں مخفی ایک مندر کی چاروں ہوں میں داخل ہونے سے کہ سکتی ہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس سوال پر اتنا رد دیا کہ اگر اچھوتوں کا مندر میں داخل ہو گیا۔ تو کا نہیں جی برت کر کر پران تیاگ دیں گے۔ خلاصہ کرتا ہے کہ کا نہیں جی اور ہندوؤم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح اگر کوئی معتقد فائدہ اچھوتوں کو حاصل نہ ہو۔ تو کم اذکم اچھوتوں پر یہ اثر ضرور پڑے۔ کہ ہندوؤم ہائے خیرخواہ ہے۔

چنانچہ ایسی اڑالنخ کے لئے اس وقت ہندوگر کم عمل نظر آتی ہے۔

کا نہیں جی کے متعلق سنا تینوں کے خیالات

لیکن اس تحریک کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ جو اس وقت ہے زیر نظر ہے۔ اور وہ یہ کہ سناق دھرمی اس تحریک کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ یقینت بارہا دفعہ کی جا چکی ہے۔ کہ کا نہیں جی کو دیہ رہتے ہیں۔ یقینت بارہا دفعہ کی جا چکی ہے۔ کہ کا نہیں جی کو دیہ شاستروں کی پرواہ نہیں۔ وہ شاستروں کو دیتا بھر کی براں پیوں کا مخزن کر رہی۔ «ہمارا» اسکے ہیں۔ پس اگر وہ اچھوتوں کے مندوں میں داخل کے سوال پر مدھب کو پس پشت ڈال دی۔ تو یہ کوئی بھی بابت نہیں سمجھی جا سکتی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا سناق دھرمی اس طریقے کو داشت کر لیں گے۔ یا قدمت پسند ہندوؤم اس عمل کو جاری ہونے دیگے۔ کیا دیدوں کو ایشوری گیان سمجھنے والے پسند کریں گے کہ ان کے سامنے ان کے نمہب کی توہین ہو۔ مگر وہ شے سے میں ہوں۔ جہاں تک سناق دھرمیوں کا تعلق ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ

برائیم لرائی الرحیم
الفصل
نمبر ۲۷ قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء جلد

فضیلہ و رویور اور تحریک اچھوتوں دار

گاہی جی موضع برے کے متعلق سناق مہربوں مخالفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتوں کی اصلاح کا مستحسن جدید
پہمانہ اور گردی ہوئی اقوام کو انسانی حقوق سے متعلق کرنے اور انہیں ترقی دیتے ہوئے بام نسبت مکار پہنچانے کے لئے خدو جمکنہ اور اس غرض کے لئے تحریم کے وسائل و ذرائع سے کام لینا ایک ایسا سیکی کا کام ہے جسے بر شریعت اور محمد ازان پسندیدگی کی لگاہ سے دیکھی گا۔ اور جس شخص کے دل میں بھی بنی آدم کی فلاں دیوبیوں کا خیال ہو گا۔ لازماً اس تحریک سے ہندوی کا انہما کرے گا۔ بلکہ اپنی ہر زمگن کی امکانی کو ششیں بھی اس مقصد میں صرف کرنے سے درجخ نہیں کرے گا۔

اچھوتوں دار کی تھیں خود غرضی کی جملہ
لیکن اس میں بھی مشتبہ نہیں۔ کہ خواہ یہ تحریک فی نفسہ کتنی ہی احمد کیوں نہ ہو۔ اور اس میں حصہ لینا خواہ کتنی بڑی ستائش کا اس ان کوستقہ بنانے والا کیوں نہ ہو۔ اگر خود غرضی اور ذاتی مفاد کا حصول اس کی اصل بنیاد ہے۔ یعنی اچھوتوں کی اصلاح کا خیال اس نے نہیں۔ کہ وہ بھی چونکہ ہماری طرح کے انسان ہیں۔ اس لئے انہیں بھی تمام انسانی حقوق سے متعلق ہونا چاہیئے بلکہ اس لئے کہ تا ایک کثیر العقادہ قوم کو اپنے سامنہ ملا کر مختلف سیاسی خویہ حاصل کرے جائیں۔ اور انہیں بدستور علمی کی زنجیروں میں جلد اپنے دیا جائے۔ تو اسی تحریک ایک دھوکا اور فریب سے زیادہ مثبت نہیں ہے۔ اور کوئی داشتمانہ انسان اس قسم کے انسانوں کو بھی آدم کا خیر خواہ کرنے کی جوڑت نہیں کرے گا:

ہندوؤم کا رویہ
ہندوستانی سیاسیت سے واقعہ اشتمانی جانشی میں کچھ عرصہ سے آریوں اور ہندوؤم نے اچھوتوں دار کی تحریک اور دیگر اقوام رتی کر رہی ہیں۔ آج ہر کمی مہندو کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے وقت در حصن کا کچھ حصہ اچھوتوں دار کے لئے درست کرے (مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء)

ہندوستانی سیاسیت سے واقعہ اشتمانی جانشی میں کچھ عرصہ سے آریوں اور ہندوؤم نے اچھوتوں دار کی تحریک اور دیگر اقوام رتی کر رہی ہیں۔ آج ہر کمی مہندو کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے وقت در حصن کا کچھ حصہ اچھوتوں دار کے لئے درست کرے (مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء)

وہ مندرجہ داخلہ کے متعلق جو لیفڑینڈم یا جارہا ہے۔ وہ محض دھوکا ہے۔ گاہِ ذمیٰ جی کے چیلوں کی طرف سے ایک ناجائز بابت ہو رہی ہے۔ اور کہ اس کا فیصلہ سنات و دھرمیوں کے لئے قابل تجویز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ذمیٰ استفادات کا فیصلہ دو لوگوں نے نہیں ہوا کرتا۔ پھر لکھتے ہیں: ہر سنا ت و دھرم کا فرض ہے کہ گاہِ ذمیٰ جی کی اس غیر مذہبی اور ادیگی تحریک کا مقابلہ کرنے میں قربان ہو جائے ہم اس طرح ہندو مندوں کو بھرپور ہوتا ہے۔ دیکھ کرستے؟ (پتاپ ۱۶ دسمبر) اس طرح ایک اسراروں کے دروان میں آپ نے کہا۔ کہ اگر گورنمنٹ نے کوئی ایسا قانون بنادیا۔ جس میں اچھوتوں کو مندرجہ میں دلکشی کی اجازت ہو گئی۔ اور اس قانون کے ماتحت اچھوتوں نے مندرجہ میں داخل ہو کر اپنا حق جتا یا تو فرقردار اور انتقام دادت ہوتے جس میں خون خراہ بھی شامل ہے؟ (پتاپ ۱۶ دسمبر)

سنات و دھرمیوں میں یہم الشان بے حد پیغام شناسی کی عنصروں سے بھرے ہوئے تھے انہیں اپنے جن میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اس طریقے سے میں ہندو دھرم کو بھرپور کر دیا ہوں گا۔ (پتاپ ۱۶ دسمبر)

سنات و دھرمیوں میں یہم الشان بے حد پیغام شناسی کی عنصروں سے بھرے ہوئے تھے انہیں اپنے جن میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اس طریقے سے میں ہندو دھرم کو بھرپور کر دیا ہوں گا۔ (پتاپ ۱۶ دسمبر)

غرض گاہِ ذمیٰ جی کی اس تحریک سے سنات و دھرم کے پرروں میں ایک عظیم الشان بے صینی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ جو مسکوں کو بھے ہیں۔ کہ یہ مسکا اور وہ اپناؤں کے ذمہ بیسی دست اندازی ہے۔ اور اسی لئے دوسرے قربانی کے بھی اپنا یہ حق چھوڑنے کے لئے آمادہ نظر میں آتے معلوم نہیں۔ پر وہ غصیبے کیا ٹھوڑا پری ہے نہ البتہ۔ لیکن اس میں شیب انسیں۔ کہ اس طریقے پر کام کرنے سے عالمگیر پیغمبیری اور اصرار اب عزوف پسیدہ ہو جاتا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں۔ اس کے قیام میں مذاہات ہوں۔ اور بعض جو گذشت و خون تک بھی نوبت پہنچ جاتے ہیں۔

ابھی تک جو عادات ظاہر ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طبیعت میں بھی دیانتہ اوری سے کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ زمودن نے مسٹر راجکوپال آچاری کو ایک تاریخی سے جس میں شکایت کی ہے کہ اچھوت ادھار ک کارکن عام لوگوں کو ڈالتے اور دھکاتے ہیں اور اس طرح ان سے مستفحل کرتے ہیں۔ (پتاپ ۱۵ دسمبر)

غرض ایک طرف گاہِ ذمیٰ جی کے چیلے اس کو شش میہرہ میں۔ کہ گورو و یورمندر کے دروازے اچھوتوں کے نئے محل جائیں۔ اور اس مقصد کے لئے وہ ہر ذریعے کام لے لے ہے ہیں۔ زمودن پر دلاؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اور مختلف اکنات سے اُسے میوریل بیجھے جا رہے ہیں۔ دوسرا طرف سنات و دھرمی مریٹن کے لئے تیار ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم کبھی اس داخلہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ فرض دو نوں تو میں برس پکارا ہیں۔ اور دیا اس جگہ کے انجام کی منتظر ہے۔ اگر اچھوتوں نے اس موقع پر جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے نفع و نقصان کو بھینے کی کاشش نہ کی تو ہم خطرہ ہیں۔

سے ایک جگہ اکٹھا ہوت جانا سمجھیں گے۔ اور اس پر ہم شادمانی کا اعلاء کریں گے۔ گاہِ ذمیٰ جی بڑی سیاحت اور لوگوں سے میل قائم ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم نے ان سے زیادہ سیاحت کی ہے۔ اور لوگوں سے ربط و ضبط رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ”میری اس تحریک کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی۔ یہ بالکل مفید جھوٹ ہے۔ ہر اور مقالات پران کے خلاف صدائے احتجاج مبنی کی گئی ہے۔ اور ہم نے خود بیکھاؤں میں۔ اور بھاڑاگری میں ان کا مقابلہ کیا ہے۔

کاٹھیاواڑ پسلکل کافرنیس کا بائیکھاٹ کیا گیا۔ اور جہاں گاہِ ذمیٰ جی نے بودو باش اختیار کی ہوئی تھی۔ اس کو گور وغیرہ سے یہ پر کیا کیا گیا۔ ہم پھر ہی سے کہتے آئے ہیں۔ کہ جلد خرابیوں کا باعث گاہِ ذمیٰ جی ہیں۔ لیکن جو جہالت یا علمی کے باعث اس کو نہیں سمجھتے۔ وہ ابھی آنکھیں کھول کر دیکھ لیں۔ کہ گاہِ ذمیٰ جی بذات خود مخلوط ضمیافت اور مخلوط شادی کو رکھنے لگتے ہیں۔ اور پا خادی میں گتسابی کوئے جا کر اس کے پائٹھ کرنے کی تھیں فرماتے ہیں۔ آپ کو منہ و کس۔ وجہ کا سنات و دھرمی آئندہ ذات کے ہندو۔ اچھوتوں کو اپنے گھر دیں اور مندرجہ مذہبیں دو۔ اور اگر گور وغیرہ کے مندرجہ میں اچھوتوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ تو میں پھر فاقہ کشی کا ہوت اختیار کر لوں گا۔ اچھوتوں پن منہ و قوم پر ایک پہنچ دھیہ ہے۔ اور اس کے افساد کے لئے گاہِ ذمیٰ جی کے سورا جیہی کی لائش کو یہ دہل کے نزدیک قبرستان میں دفن کر سنا ت و دھرم پتھر کے نام ایک مکتبہ شاخ لکھ کر کے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ معاهدہ پوتلکے دہل سے اچھوتوں پن کو منڈا دو۔ اعلیٰ ذات کے ہندو۔ اچھوتوں کو اپنے گھر دیں اور مندرجہ مذہبیں دو۔ اور اگر گور وغیرہ کے مندرجہ میں اچھوتوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ تو میں پھر فاقہ کشی کا ہوت اختیار کر لوں گا۔ اچھوتوں پن منہ و قوم پر ایک پہنچ دھیہ ہے۔ اور اس کے افساد کے لئے گاہِ ذمیٰ جی نے اس کا توبہ میں لکھا ہے۔ کہ عالم کی پڑی قداد اور میری ہم خیال ہے۔ اور میری اپنے سترت پر ہے۔ اس بارے میں کہیں بھی۔ اور کسی بھی سیر کی مخالفت نہیں کی۔ میں ہمیشہ اپنی نیمیر کے مطابق۔ اور پرماہ کے حکم سے کام کرتا ہوں۔ بیس نے بڑی سیاحت کی کثیر العداد اپنے خاص سے طائل مخلوط دعوت اور شادی کا میں خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس قسم کی جلیسی پانڈیاں ترقی کی راہ میں روکے ہیں۔ دہل کی چار جلوکیاں ہیں۔ یہ غفت سپاہی ہے۔ یہ کتابیں رشیوں کے تلقین کا کچھ حصہ ہیں۔ میں اپنے آپ کو سنات و دھرمی کوئی سمجھتا ہوں۔ اور گھنیتا پر عالی ہوں۔ اور بائیبل۔ قرآن۔ اور زندگی اور ستاد کا بھی خوب طالو کیا ہے۔ دوسری وغیرہ جن اصحاب کو گاہِ ذمیٰ جی کی زندگی اور تحقیقت حال سے دوستی نہیں ہے۔ اور سوہا جس لفظ کے تباہی پر عالی ہے۔ اور کچھ پھر چارہ گاہِ ذمیٰ جی کے نہ کوہہ بالاخیالات سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ گاہِ ذمیٰ جی کو سوہا جسی یا ملکی ترقی سے کوئی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک قابل جاسوس کی مانند منہ وؤں کے نام جذبہ بات کو دل سے مٹا کر۔ اور منڈب نہذب اور سنات و دھرم کو بیخ دینیا دے اکھاڑ کر بآہمی خانہ جنگی کے سدان جھیا کر کے جائیں بے پیغمبیریا ناجاہتہ ہیں۔ چنانچہ بھی وجہ کی گوڑو دا یور کے مندرجہ کا گراہچھوتوں کے لئے نہ کھوالا گیا۔ تو انہوں نے فاقہ کشی سے جان دیئے کی از سر نو دھکی دی ہے۔ شریعت ذمودن اور منہ وؤں کو اس کا جو ایک کیا دینا چاہیے۔ اس کا ذکر ہم نے پھر ہی کر دیا ہے۔ کہ اگر کل کو آپ سرتے ہوں۔ تو آج ہیہر جائیں۔ تو بھی ہیں کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو صفوہ زمین

اس سانیں ہونے دیجکے کیونکہ ذمہب کی قدر و تیزی سے خوب دافت ہیں۔ اور وہ بھی پسند نہیں کر سکتے۔ کہ اس طرح علانیہ توہین ذمہب کا ارشکاب کیا جائے۔ خواہ اس تحریک کے بانی گاہِ ذمیٰ جی بھائیوں نہ ہوں۔ ہم یا ہے ہیں۔ کہ اس مسلمان میں چند سنتا تینوں کے خیالات پیش کر دیئے جائیں۔ ان سے یہ بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ آج ہل گاہِ ذمیٰ جی کی عزت سنات و دھرمیوں کے دلوں میں کس قدر ہے۔

سنات و دھرم پتھر کا ملکی کا بیان

بھی سے ایک اخبار اس سنا ت و دھرم پتھر کا ”است لئے ہوتا ہے“ اس میں گاہِ ذمیٰ جی کے محدودہ بہت کے متعلق جن خیالات کا انہما کیا گیا ہے۔ وہ بھری قارئین ہیں۔ لکھتا ہے:-

”گاہِ ذمیٰ جی نے سورا جیہی کی لائش کو یہ دہل کے نزدیک قبرستان میں دفن کر سنا ت و دھرمیوں کے نام ایک مکتبہ شاخ لکھ کر کے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ معاهدہ پوتلکے دہل سے اچھوتوں پن کو منڈا دو۔ اعلیٰ ذات کے ہندو۔ اچھوتوں کو اپنے گھر دیں اور مندرجہ مذہبیں دو۔ اور اگر گور وغیرہ کے مندرجہ میں اچھوتوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ تو میں پھر فاقہ کشی کا ہوت اختیار کر لوں گا۔ اچھوتوں پن منہ و قوم پر ایک پہنچ دھیہ ہے۔ اور اس کے افساد کے لئے گاہِ ذمیٰ جی نے اس کا توبہ میں لکھا ہے۔ کہ عالم کی پڑی قداد اور میری ہم خیال ہے۔ اور میری اپنے سترت پر ہے۔ اس بارے میں کہیں بھی۔ اور کسی بھی سیر کی مخالفت نہیں کی۔ میں ہمیشہ اپنی نیمیر کے مطابق۔ اور پرماہ کے حکم سے کام کرتا ہوں۔ بیس نے بڑی سیاحت کی کثیر العداد اپنے خاص سے طائل مخلوط دعوت اور شادی کا میں خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس قسم کی جلیسی پانڈیاں ترقی کی راہ میں روکے ہیں۔ دہل کی چار جلوکیاں ہیں۔ یہ غفت سپاہی ہے۔ یہ کتابیں رشیوں کے تلقین کا کچھ حصہ ہیں۔ میں اپنے آپ کو سنات و دھرمی کوئی سمجھتا ہوں۔ اور گھنیتا پر عالی ہوں۔ اور بائیبل۔ قرآن۔ اور زندگی اور ستاد کا بھی خوب طالو کیا ہے۔ دوسری وغیرہ جن اصحاب کو گاہِ ذمیٰ جی کی زندگی اور تحقیقت حال سے دوستی نہیں ہے۔ اور سوہا جس لفظ کے تباہی پر عالی ہے۔ اور کچھ پھر چارہ گاہِ ذمیٰ جی کے نہ کوہہ بالاخیالات سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ گاہِ ذمیٰ جی کو سوہا جسی یا ملکی ترقی سے کوئی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک قابل جاسوس کی مانند منہ وؤں کے نام جذبہ بات کو دل سے مٹا کر۔ اور منڈب نہذب اور سنات و دھرم کو بیخ دینیا دے اکھاڑ کر بآہمی خانہ جنگی کے سدان جھیا کر کے جائیں بے پیغمبیریا ناجاہتہ ہیں۔ چنانچہ بھی وجہ کی گوڑو دا یور کے مندرجہ کا گراہچھوتوں کے لئے نہ کھوالا گیا۔ تو انہوں نے فاقہ کشی سے جان دیئے کی از سر نو دھکی دی ہے۔ شریعت ذمودن اور منہ وؤں کو اس کا جو ایک کیا دینا چاہیے۔ اس کا ذکر ہم نے پھر ہی کر دیا ہے۔ کہ اگر کل کو آپ سرتے ہوں۔ تو آج ہیہر جائیں۔ تو بھی ہیں کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو صفوہ زمین

اچھم کے اچاریہ کا اعلان

اسی نہن میں ایک اچاریہ کا ایک بیان بھی دیجی سے پڑھا جائیگا وہ لکھتے ہیں:-

حضرت نوح مدد کا محبیں توپیخ

کون اجوہ تحریر سے ان خانگیں کی میں کر سکتے ہیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دالہ وسلم کی دعوئے نبوت سے پہلی زندگی ایسی پاکیزہ بے عیب
اور بے لفظ بختی۔ کہ کسی ایک شخص کو بھی باوجود مخالفت اور
عادالت کے آپ کی مقدسہ زندگی پر حرف رکھنے کا موقع نہ
ملا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بے عیب
زندگی کو ان کے سامنے لطور ثبوت صداقت پیش کی۔ اور جب
انہوں نے اقرار کری۔ کہ آپ نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا
تو آپ نے اپنا دعوے پیش کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
صادق اور راستباز مامور کی دعوئے سے پہلی زندگی ہر قسم کے
عیب سے پاک ہوتی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ دشمن اس میں کوئی
نکتہ جیسی یا عیب گیری نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ اس مدھی کی ابتدائی
زندگی کی پاکیزگی پر قیاس رکھتا۔ اور اس کا وقوع بر آن طور پر
کہ دیتا ہے :

رسول کریمؐ کا حکم بنایا جانا

اس کی کئی مثالیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی پاکیزگی۔ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اہل عرب میں اس قدر نام پیدا کر لیا تھا۔ کہ تمام لوگ آپ کو الائین کہہ کر کچارتے۔ اور بہ اوقات اپنے جنگلوں اور جنگی جدل کے موقع پر آپ کو حکم تجویز کرتے۔ چنانچہ اس کا ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دفعہ کبھی عمارت کو کسی وجہ سے نقصان پہنچ گیا۔ اس نے قریش نے پرانی عمارت کو گرا کر اسے از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اس کی دوبارہ تعمیر شروع کی۔ اسی سلام میں جب قریش مجرماً سود کی جگہ پر پسخے۔ تو ان میں اس بات پر سخت جھگڑا ہو گیا۔ کہ کون اسے اس کی اصل جگہ رکھ رکھ رکھ دے چاہتا تھا۔ کہ یہ سعادت اسے ہی حاصل ہو۔ اور

اس کے لئے وہ لڑنے مرنے کو بھی تیار ہو گئے۔ چنانچہ زمانہ
بیانیت کے دستور کے مقابلے ایک خون سے بھرے ہوئے
پیالہ میں سب نے انخلیاں ڈبو کر قسمیں کھائیں۔ کہ لٹا کر مر جائے۔
مگر اس عزت کو اپنے قبیلے کے سوا اور کسی میں جانے نہیں
دیں گے۔ اس جھگڑے کی وجہ سے لغیر کعبہ کا کام کئی دن تبد

احادیث سے صداقت کا ثبوت
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کے
لئے اگر کوئی شخص قرآن مجید کے ملاادہ احادیث صحیح پر غور کرنے
تو اسے معلوم ہو گا کہ سرور کائنات صدیق اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلاع
ہوئے صحیاروں کے ماتحت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد
کے صداقت اور راست باز نامور ثابت ہوتے ہیں

رسول کریمؐ کے متعلق قریش کی گواہی
احادیث میں آتا ہے۔ جب رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ و
سلم پر یہ دھنی الہی نازل ہوئی کہ یا ایما المدشرق فان
ورباک فکبر یعنی اے مدشر آٹھ لوگوں کو ڈرا۔ اور اپے
رب کی طرفی کا اطمینان کر۔ تو آپ نے اس زمانے کے مرد جنم طریقے
سطیع عطا پہنڑی پڑھ کر قریش کے مختلف قبائل کو نام
لئے کر بانا شروع کیا۔ اور جب تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ تو آپ
فرمایا۔ اد عزیتہم ان اخیر تکہ ان خیلاً تخرج صفحہ
الجبل اکنہ تم مصدقی یعنی تم بتلو۔ اگر میں تمہیں یہ کہ
کہ اس پہنڑی کے بچھے سے دھمن تم پر آیاں لشکر جار کے
حمد آ در ہونے والا ہے۔ تو کیا تم میری بات کی تعریف کر دے گے
ہے۔ اس وقت سب نے بلا اتفاق کہا۔ لغم ما جرا بنا عدی
کذبًاً (سخاری) ہاں ہم یقیناً تیری تصدیق کریں گے۔ کیونکہ آ
کا کبھی ہم نے بچھے جھوٹے بولتے نہیں پایا۔ اس پر آپ
فرمایا۔ جب تمہیں میری صفات پر ایسا ہی اعتماد ہے۔ تو لوگ
اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے والا ہے۔ بنوں کی پستش چھوڑ دو
آیا۔ خدا کی عبادت میں لگ جاؤ۔ کیونکہ ذاتی نذیر کہ
یدی عذاب شدید۔ میں خدا بشدید سے پہلے تھا
پاس بطور نذیر اور ڈولنے والے کے بھیجا گیا ہوں۔

وَإِنَّ رَسُولَكَ رَبِّكَ مُصَدَّقٌ بِمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِنَّهُ لَعَلَىٰٓ كُلِّ خَلْقٍ مَّا يَنْهَا
وَإِنَّهُ لَعَلَىٰٓ كُلِّ خَلْقٍ مَّا يَنْهَا

دھ۔ آخر ابو امیہ بن مخیرہ نے تجویز پیش کی۔ کہ جو شخص آج سب
سے پہلے بیت اللہ میں آتا دکھائی دے۔ وہ اس جگہ کے کا
حکم بن کر فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کر اس دون سب
سے پہلے رسول کریم علیہ اللہ علیہ وآلہ وسلم منور ارہوئے۔ آئیکہ
دیکھتے ہی تمام لوگ پچاراٹھے۔ کہ ”ایں امین“ اور رب نے
کہا۔ کہ اس کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی
تائیں سے ایسا اچھا فیصلہ کیا۔ کہ سردار ان قریش آپ کی دانائی
پر دنگا رہ گئے۔ آپ نے آیا۔ پیادر لی۔ اور جھرا سوڑ کر اٹھا کر
اس پر رکھ دیا۔ پھر تمام قبلی قریش کے دوسارے کو پیادر کے چاروں
کونے پکڑوا دیئے۔ اور اٹھانے کا حکم دیا۔ جب جھرا سوڑ کی اسکی
جگہ پہنچے۔ تو آپ نے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی ہسل جگہ پر
رکھ دیا۔ اور اس طرح کسی کو بھی نکاحیت پیدا نہ ہوتی۔

فرض رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی
چالیس سالہ زندگی ایسی پاکیزہ اور مطہر ستحی۔ کہ نہ صرف نہ عن اپنے
امین کہ کر کچارتے بلکہ اپنے چھوٹوں بیٹوں کم جی مطہر اتے ہے
ابوسعیان کی خصوصیات
اپ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی کے پاکیزہ ہوتے
کا اسر ہے جسی پتہ ہلتا ہے کہ سر قلعہ بار شاہ نے ایک فرد
جو سفیان سے جو اس وقت رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا دشمن تھا۔ پوچھا کہ ہل کنت تشهیدونہ بالکذب
قبل ان لی قول ما قال یعنی کی اس دعوئے سے
پہلے بھی تم نے اس کی کسی بات میں جھوٹ کی آمیزش دیجئی
ہیں کا جواب بجز ملا کے اور کوئی نہ دے سکا۔ اور اسے اقر اور کرتا
پڑا کہ آپ کی پہلی چالیس سالہ زندگی نہایت ہی بے عیب اور
مطہر ہے ہے ہے

بھر کے
ابو جہل اور امیہ بن خلعت کا قول
پھر آپ کی زندگی کے پاکیزہ ہوئے کہ اس سے طبیعت
اور کی ثبوت ہو سکتا ہے کہ ابو جہل جب معاذ آپ کو کہتا
تھا۔ انا لا نکذبک و لکن نکذب ماجھت یہ
یعنی ہم تیری نکذب نہیں کیجیکہ ہیں بات کی نکذب کرنے ہیں
جسے تو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ امیہ بن خلعت آنحضرت
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا خطرناک دشمن تھا۔ اسے جب حضرت
سعد بن معاذ نے خبر سنائی۔ کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ تو قتل ہو جائے گا۔ تو اس کے اوسان
خطا ہو گئے۔ اور یوں سے جا کر کہنے لگا وادیلہ میلکہ بن محمد
اذ احادیث۔ خدا کی قسم محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حبیب عجی
بات کرتا ہے۔ اس میں جھوٹ نہیں ہوتا ہے

باقی رہا ہے۔ اس میں بھوت ہیں ہو گا جو
النظرین الحادث کی زبردست شہادت
اسی طرح النظرین الحادث آپ کا اشد مخالف تھا۔

کو شش کریں گی۔ تو ناکام نہ مار دے گی۔ تو پھر خدا را غور کریں۔ کہ
کیا ثبوت حضرت مسیح اصلح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا
نہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آج حضرت مرزا صاحبؑ کے مقابلہ
دیا میں موجود نہیں۔ آج بھی بدترین وشن صفحہ ارض پر پائے جاتے
ہیں۔ اور آج بھی لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں
جو یا سنتے ہیں۔ کہ احمدؓ نخواہ باشنا پسند سوچاتے۔

پس اگر ان میں کس بل ہے۔ تو وہ کیوں نہیں اٹھتے
اور کس لئے حضرت مرزا عاصب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق
ثابت نہیں کر دیتے کہ اب نے پہلی زندگی میں لغزوہ باسترنلاں
فلان گناہ کیا تھا۔

مولوی محمد حسین ہنارونی کی شہادت

اول المُلْفِرِينَ مَوْلَوِيٌّ مُحَمَّدٌ حُسْنَى ڈبَالَوِيٌّ تَحْتَهُ سِرْجَانْ نَزَّهَ
لَكَهُ كَرَا پَنْهَهُ كَاثَ لَلَّهُ كَهُ "مَوْلَهُتْ بِرَاهِيْنَ اَحْمَدُهُيْنَ مَنَالُهُتْ
وَمَوَانِقُ كَهُ تَجْهِيْرُ بَيْسَهُ اَوْرَشَابِدَهُ كَهُ رَدَ سَهَهُ وَهَلَّهُ حَسِيْلَهُهُ (تَشْرِيْعَهُ)
خَمْدَرَهُ فَاعِمَهُ وَيَهْرَگَارَادَرَصِدَاقَتْ شَعَارِهِنَّ" رَاثَ عَنْتَ السَّنَهَ حَلَهُهُ لَمَبرَهُ

مولوی شمارہ اللہ صاحب کی شہادت
عمر بڑے دشمن جو "فتح قادیان" کھلانے چرتے ہیں بولیں گے
شمارہ اللہ ہیں۔ مگر ان کے قلم سے بھی اللہ تعالیٰ نے حق و راستی
کا اظہار کرایا۔ اور انہیں لکھنا پڑا کہ مسلمین کتاب میں مرزا صاحب
سے حنفی تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب نیریٰ عمر کوئی ۱۸۰ سال ہے
کی محتی۔ میں بشوق دیارت ٹیکلہ سے پاپیا وہ تنہیٰ قادیانی گیا۔
زمارتیخ مرزا (۵۳)

مولوی شنا رالشد صاحب یہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ہم حضرت
سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی کی پائیزگی کو
لطور صداقت پیش کرتے ہیں۔ اور وہ ہر ممکن احتیاط کیا
کرتے ہیں۔ کہ ان کے قلم سے کوئی ایسی بات نہ نخل جائے جو
حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے لطور صداقت کام
آسکے۔ سُرگ اللہ تعالیٰ کا تصرف دیکھو۔ اس نے مولوی شنا رالشد
صاحب جلیسے اشدم عاند سے یہ الفاظ لکھوا دیئے۔ کہ آپ پر
برامن تابع ہے حسن طعن تھا۔ اور اسی شوق میں میں پاپیا دہ
شنا قادر بان گیا۔

علاقت کا زر و شوٹ

غور کا مقام ہے۔ کہ آخری راجہ ہے۔ جوان مخالفوں کی آنکھیں ابتداء
یا لیس سالہ زندگی میں کوئی عیوب نہیں دیکھ سکتیں۔ اور اگر دیکھتی
ہیں، تو چالیس سال کے بعد ہی۔ سوگر بعد میں ان کی عرب چینی قابل
اعتراف بات نہیں رہتی۔ بلکہ ایک زنگر میں صداقت کا ثبوت ہوتی
ہے۔ کیونکہ انبیاء کی ہمیشہ حق تھتھی ہوتی چلی آئی۔ اور اس طرح تو رسول
کلم مسئلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جادوگر اور محبوثاً وغیرہ کہا گیا۔ یہاں
حوالہ ابتدائی زندگی کے متعلق ہے۔ جب منی الفٹ نہیں ہوتی۔ اور جب ان کی

نہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر یہی معیار حضرت کسی پوچھوڑ علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر چپاں ہو جائے۔ اور اگر اسی معیار کا آپ کی صداقت ظاہر
ہو جائے۔ اگر آپ کی بھی یہی حالت ہو۔ کہ دنیا کے بدترین شہر
آپ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی کسی قسم کا عیب نہ گھانکئے
ہوں۔ اور اگر آپ نے بھی لوگوں کو جیخ کیا ہے اگر محبت ہے تو
میری زندگی میں کوئی عیب ثابت کرو۔ اور اگر آپ کو بھی آپ کے
شہر کے لوگ اپنے صادق اور حجگز خود میں حکم تسلیم کرنے ہوں۔ اور
تباؤ۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ حقیقتاً پسح اور راتباز
اور ما مر من اللہ میں۔ یقیناً اس سے یہی ثابت ہوگا۔ اور کون دانا
اور عالمہ ان انسان آپ کی صداقت سے لخوار کرنے کی جرأت نہیں
کر سکے گا۔ مگر افسوس کہ لوگ اس معیار سے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو تو تسلیم کرنے نہیں۔ مگر جب حضرت مرتضیٰ
صاحب کا نام آتا ہے۔ تو انخوار کر دیتے ہیں۔ اور نہیں کہتے کہ
ہاں اس سے مرتضیٰ صاحب پسحے ثابت ہوتے ہیں۔

قادیان میں ہندو مذکور ہیں سکے موجود ہیں غیر احمدی موجود ہیں اور اب بھی بعض ان میں سے ایسے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی کے واقعہ ہیں چاودور ان سے پوچھ کر دیکھو انہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دو اور دریافت کرو ک حضرت مرزا صاحب اپنی اپنی زندگی میں کیسے تھے پھر اگر وہ ایک عیب بھی اپنی بخال بھیں تو انہار درست ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ آپ کی ابتدائی زندگی کی تعریف میں رطب لا سال ہو تو سوچنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ آپ ہی معیار سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہنچے ثابت ہو جائیں مگر حضرت مرزا صاحب دہلوی آخر یہ بلا وجہ استیاز کیوں ہے

میں لفین کو تسلیخ

حضرت سیع موعود شیخ الصلاۃ والسلام نے جن الفاظ میں نیا
کوہ پیلسنگ دیا۔ وہ آج بھی موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

”تم کرنی عیب افترار یا جھوٹ یاد نہ کا میری بھسلی زندگ پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو، جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترار کا غادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون ہے جو میری سوائخ زندگی میں بخت چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ غدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے بمحض تعلوی پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے“ (ذکر الشہادتین ۶۲)

یہ چیز اج بھی دنیا میں موجود ہے۔ اور اج بھی مخالف
لامعوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ہماری طرف سے انہیں
کھلا پیغام ہے۔ کروہ امہمیں۔ اور حضرت مرا صاحب علیہ النصیلة
والسلام کی ابتدائی چالیس سال زندگی میں کوئی میراث ثابت کریں
اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ اور ہم ابھی سے لکھ دیتے ہیں کہ اگر ان
کی موجودہ کیا پہلی اور سچی تسلیمیں بھی اکٹھی ہو کر عیوب میں کی

س نے کس کو یہ کہتے تھا۔ کہ غوراً باشد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹا ہے۔ وہ دشمن تھا۔ اور دشمن کی وجہ سے ہو سکتا تھا۔ کہ وہ کہنے والے کی بیان میں ہاں ملا دے۔ مگر اس کی صفتی تڑپ اٹھی۔ اور اس نے تھا میت جوش اور غصہ سے کہا۔ کہ قدکان محمد غلام کم غلاماً حدثنا ارشدنا کمر فیکمر واصدق کمر حدیثاً داعظیمار مانستہ حتى اذا رأيتم في صد عنده المثيب وجاءكم بما جاءكم به قلت لهم ساحر لا والله ما هو بالسلمة شفاقت ارض عیان) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں ہی ایک چیز بچہ ہوتا تھا۔ وہ تم سب میں سے زیادہ راست لگتار تھا۔ تم سب میں سے زیادہ امانت دار اور مرلیٹ تھا۔ مگر یہ کی خوبی کے لئے بوجو کا اب جو جنک تھا نہ س کی زلفوں میں سعیدی دکھی۔ تو اب تم کہنے لگے کہ وہ جھوٹا ہے۔ قذکی تسمیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت خدا سبیل کی گواہی

بھیری رسول کریم ہے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زانہ زندگی
کا ہی اثر تھا کہ جب آپ پہلی مرتبہ نبی اہلی نازل ہوئی۔ اور آپ
گمراہ کئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخراں اس اکرم فرما ہے
کہ لفتر خشیت علی لفڑی یعنی مجھے اپنے نفس کے
ستھان پر بیدا ہو گیا ہے۔ تھضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو
تھک کر ہر دن نبھا جاتی ہے میتوں نے آپ کی ابتدائی زندگی کو بذور دیکھا
جسے اس داد میں آپ کو سلسلہ دی۔ کلام اللہ کام بخیر یا
الله ابداً انا کے لمصل المرحم و لصدق الحديث و تحمل
الکمال و کسب المعدود و لغير الضعيف و لقین علی ذمہ
الحق۔ یعنی فدا کی قسم۔ اللہ آپ کو کبھی دسو اہمیں کریں گا۔ آپ صدر تحری
کرتے ہیں۔ پچ بولتے ہیں۔ لوگوں کے بیچہ اٹھاتے ہیں۔ اور آپ
نے ان تمام نیک افلاقوں کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے۔ جو لوگوں
میں مدد و رحم میں۔ بھیر آپ جہاں لوں کی غاطر تو اضف کرتے۔ اور حق کی
باہ میں لوگوں کے دو گار بنتے ہیں۔ کیا آپ کو غذا منائیں گے دیکھا
یہ شہزادیں جن میں سے اکثر دشمنوں کی۔ اور ایک اس وجہ
کی ہے۔ جو اپنے بیٹھے سوتے جائے گتے۔ کھاتے پیتے آپ کو دیکھتی
کھی۔ اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں۔ کامور من اللہ کی ابتدائی پایسیں
سال زندگی ہر قسم کے عیب سے منزہ ہوتی ہے۔ اور نا ملکن ہوتا
ہے کہ کوئی شخص حزاہ وہ لفڑا بڑا نکھتہ پیں اور دشمن کیوں نہ ہو۔ اس
زندگی کے متعلق کوئی عیب بخال کسکے۔ یہ ثبوت ہے۔ جو ان کی صدماں
کا ہوتا ہے۔ اور یہ ثبوت ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس طبقاً
کے بھیجے ہوئے ہیں۔

حضرت سیع موعود کی صداقت

اگر یہ میوار درست ہے اور جیسا کہ قرآن مجید احادیث صحیح
اور مدارجی داقعات شہزادات دیتے ہیں۔ اس سے انکار کی گنجائش

اور مجھے بولنے ہی نہ دے۔” اسی پر الکتفا نہیں بلکہ شیطان نے
اے سخت سنت نا اور سنگ کرنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ مجھے رہو کر اے
خاطر نہیں۔ نہ تو پنچویں انگلستان میں آ سکا۔ اور نہ ہی وہ خورت ہے
شرستہ پیانی سے پچھی۔ اس کی باقی پیشگوئیوں کے متعلق بھی ہے۔ اور اے ذکریوں میں جکڑا ہے۔ چنانچہ اس کا بیان
عالم طور پر ہی خیال ہے کہ وہ بوری خیس ہوئیں۔ بلکہ عالم لوگ تو ہے کہ اس دفکے بعد یہ اسرار جکڑیا اور میں غلطت سے آزاد ہو گئی
ان کی زبان پر بھی صحیح تسلیم نہیں کر سکتے۔

ایک اور بنی

کنہ ہوں کی خیشش کا دخوی

اس کی زندگی میں ایک اور شخص نے بھی بیویت کا دخوی
یہ خورت دعویٰ کرتی تھی کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ قدرت دی گیا۔ اور اے پچھے آپ کو سچ کا بھیجا فہرست کرنے لگا۔ وہ کہتا تھا
خطاکی ہے کہ جسے چاہوں بخش دوں۔ اس کے لئے اس نے خدا نے اسے یہودیوں کی طرف بھیجا ہے۔ جو شفتریب پر وشم
بیٹھنگی سی عیارت بہت سے کافی نہیں پر لکھ رکھی تھی۔ جس کا پر قابض ہو جائیں گے۔ جو ہناتھے اس شخص کی مخالفت نہیں کی
ترجمہ یہ ہے۔ ”خدا کی مہر کی ہوئی۔ چون ہوئی۔ اس قسمی تدبیت کی وجہ اور نہ ہی اس کے دلخواہ کا تکالیک۔ بلکہ اس کے ساتھ دوستان
کا میا بی۔ زندگی کے درخت کا دارث اور تعلقات قائم رکھے۔ حتیٰ کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے بعد
حکمرت نے اے پاگل خانہ بھجو اوریا۔ اس پر جو ہناتھے اعلان
کیا۔ کہ اگر اے آزاد نہ کیا گیا۔ تو انگلستان برپا ہو جائے گا۔
یعنی اس کی یہ پیشگوئی بھی نظر ثابت ہوئی۔ نہ ہی وہ آزاد ہو اور
نہ ہی انگلستان پر کسی قسم کی تباہی آئی۔

عاصم قبولیت

اس خورت کو اپنی زندگی میں جو کامیابی ہوئی۔ وہ اس
کا بیان فتا۔ کہ جب خدا کی طرف سے مہر لگا رنجھے ایسے پر دے
خطا کرنے کا حکم ہوا۔ تو میں جیران ملتی۔ کہ یہ مہر کہاں سے آئی گی
اس پر اس فرشہ نہ کہ۔ کہ وہ تیری مند و پچھی میں سے چاپنے جب
میں نے اے کھول کر دیکھا۔ تو اس میں یہ رکھی تھی۔ علاجکھ اس سے
تیل دہن کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ یہ مہر دراصل ایک انگوٹھی تھی جس پر میں جو ہنار کے مانندے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بیان
رہے۔ سی) یعنی اس کے نام کے پیہے حروف کندہ نہ تھے۔ اور دو ہی جاتی ہے۔

اس کی زندگی سے متعلق اور سی بہت سے بھیب دغدغہ
اور نہایت دلچسپ واقعات ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ اشاعت میں
کیا جائیگا۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ وہ پورپ بو فدا قاعی کی سی
سے بھی سکار میں۔ آج سے صرف ایک مددی قبل کیے کیے توہما
اور فلان عقل پاؤں پر قائم تھا۔

آل ایڈیا کاش کمپنی کے ہیل کی مساعی جمیلہ

قاضی عبد الحمید صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بھی جنہیں آل ایڈیا
کاش کمپنی کی طرف سے مقدمہ تک گرفتہ معاہدے میں ملزمان کی
طرف سے پیروی کے لئے پونچہ بھجوایا گیا تھا۔ وہ پذیریہ برلن پیغام
اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس مقدمہ میں خدا کے نعمان سے جلد ملزمان جو ایڈیا
تحمادہ میں پانچ سو تھے۔ بری ہو سکتے ہیں۔ فالحمد لله علی ذالک ہے
قاضی عبد الحمید صاحب کی مساعی اس معاملہ میں بہت قابل شکریہ ہیں۔

کے متعلق اس نے کہا تھا۔ کہ وہ منزہ ہے پیانی دینے والے کے
ماقہ سے محروم۔ غریب پرنس کنکے گی۔ لیکن یہ دونوں پیشگوئیوں کے
خلط نہیں۔ نہ تو پنچویں انگلستان میں آ سکا۔ اور نہ ہی وہ خورت ہے۔ کہ وہ شیطان کی زبان
شرستہ پیانی سے پچھی۔ اس کی باقی پیشگوئیوں کے متعلق بھی ہے۔ اور اے ذکریوں میں جکڑا ہے۔ چنانچہ اس کا بیان
عالم طور پر ہی خیال ہے کہ وہ بوری خیس ہوئیں۔ بلکہ عالم لوگ تو ہے کہ اس دفکے بعد یہ اسرار جکڑیا اور میں غلطت سے آزاد ہو گئی
ان کی زبان پر بھی صحیح تسلیم نہیں کر سکتے۔

کنہ ہوں کی خیشش کا دخوی

یہ خورت دعویٰ کرتی تھی کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ قدرت دی گی۔ اور اے پچھے آپ کو سچ کا بھیجا فہرست کرنے لگا۔ وہ کہتا تھا
خطاکی ہے کہ جسے چاہوں بخش دوں۔ اس کے لئے اس نے خدا نے اسے یہودیوں کی طرف بھیجا ہے۔ جو شفتریب پر وشم
بیٹھنگی سی عیارت بہت سے کافی نہیں پر لکھ رکھی تھی۔ جس کا پر قابض ہو جائیں گے۔ جو ہناتھے اس شخص کی مخالفت نہیں کی
ترجمہ یہ ہے۔ ”خدا کی مہر کی ہوئی۔ چون ہوئی۔ اس قسمی تدبیت کی وجہ اور نہ ہی اس کے ساتھ دوستان
کا میا بی۔ زندگی کے درخت کا دارث اور تعلقات قائم رکھے۔ حتیٰ کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے بعد
حکمرت نے اے پاگل خانہ بھجو اوریا۔ اس پر جو ہناتھے اعلان
کیا۔ کہ اگر اے آزاد نہ کیا گیا۔ تو انگلستان برپا ہو جائے گا۔
یعنی اس کی یہ پیشگوئی بھی نظر ثابت ہوئی۔ نہ ہی وہ آزاد ہو اور
نہ ہی انگلستان پر کسی قسم کی تباہی آئی۔

مہر کہاں سے آئی

چوپرہ پس بخشش نامہ پر لگائی جاتی تھی۔ اس کے متعلق اس
کا بیان فتا۔ کہ جب خدا کی طرف سے مہر لگا رنجھے ایسے پر دے
خطا کرنے کا حکم ہوا۔ تو میں جیران ملتی۔ کہ یہ مہر کہاں سے آئی گی
اس پر اس فرشہ نہ کہ۔ کہ وہ تیری مند و پچھی میں سے چاپنے جب
میں نے اے کھول کر دیکھا۔ تو اس میں یہ رکھی تھی۔ علاجکھ اس سے
تیل دہن کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ یہ مہر دراصل ایک انگوٹھی تھی جس پر میں جو ہنار کے مانندے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بیان
رہے۔ سی) یعنی اس کے نام کے پیہے حروف کندہ نہ تھے۔ اور دو ہی جاتی ہے۔

اس کی زندگی سے ہے تھے۔ اس کے نزدیک اسی میں خود ایک

میں جو ہنر ایک دن اس نے اعلان کی۔ کہ مجھے مکم دیا گیا ہے کہ اج
رات بارہ نجھے سے قبل بادشاہ اور اس کی آدمی رعایا کو جو اس کی
وقا در ہے بخش دوں۔

جو ہنار اور شیطان کی ملاقات

جو ہنار کیا ہے کہ جب بھی کثرت کے ساتھ لوگوں کو بخش
شرودع کیا۔ تو شیطان بست تملکیا۔ اور وہ سخت غصہ کی حالت
میں ایک دن میرے پاس آیا اور کہا۔ کہ اگر تو اس حرکت سے
بازنہ آئیں۔ تو میں تجھے لمحہ کے لمحے کر دوں گا۔ کیوں نکھ تو
میرے راستہ میں ایک کاٹا ہے۔ اور بھی بہت کچھ برا بھلا کہا
خود اس کا بیان ہے کہ شیطان نے مجھے ان الفاظ میں مناطب
کیا۔ ”اوے جیا تو ہمیشہ خدا کی خوشاد کرتی رہتی ہے۔ تالہ وہ
تیرا درست بیمار ہے۔ مجھے ایسے کمینہ اور مکاری کے کاموں
سے نفرت ہے۔ او بذریعات اپنی لعنتی زبان کو جو قیمتی کی طرف پڑھی،
بند کر۔ خدا کو بھی عجیب سوتی ہے کہ اس نے یہاں پہنچنے میں خود
کو اس نے چنا ہے کہ وہ مجھ سے بحث کر کے ہڑے اور تھیڈا دکھائے

دین عیسوی کی بیوائیوں سے آگاہ اور قاتمین کے مسماۃ
میں اضافہ کرنے کے لئے آج ہم ایک بھی مدعاہ بہوت کے حالت
درج کرتے ہیں۔ ۵۷ مئی میں انگلستان کے علاقہ ڈیون شائر
میں ایک کسان کے اس ایک لاکی پیغمبر احمدی جس کا نام اس کے
والدین نے جو ہنار سے کھکھ رکھا۔ اس کے پیشگوئی اور ایجادی غیر
کوئی قاضی واقعہ قابل ذکر نہیں۔ سو اے اس کے کہ وہ ایک سردار
کی دکان پر ملازم تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس نام سے کام کرتی رہی
لیکن یہ کاکیخ خدا معلوم کیا ہوا۔ کہ اس نے الہام دو جی کا در عرض
رکر دیا۔

دخوی اور لعنت کا مقصود

اس کا دعویٰ تھا۔ کہ اس کے پیدا ہونے پر فرشتوں نے
بہت خوشی منا لی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت بھی سے ہی اس کے
دل میں دریافت کی گئی ہے۔ کتاب مکاتبات میں جسیوں خورت کا ذکر
ہے جسے دہن اور بڑہ کی بیوی بھاگیا ہے۔ اور جس کے متعلق
لکھا ہے کہ وہ سورج میں بیس ہو گئی۔ وہ دیسی تھی۔ وہ کہتی تھی
کہ میں اس نے آئی ہے کہ تاؤگوں کو مطلع کر دیں۔ کہ سیعی کی آمد
شافی نزدیک ہے۔ اور دنیا کو اے مدت کے لئے تیار کرو۔

الہام کی لیفیت

لکھا ہے کہ جب بھی اسے الہام ہے نے لگتا۔ تو اس کے اندر
ایک جوش کی لیفیت پیدا ہو جاتی۔ ایسے وقت میں اس کا پر ایک
سکرپٹ اس کے پاس موجود ہوتا۔ اور نہایت احتیاط کے ساتھ
اس کی زبان پر جاری شدہ الفاظ لکھتا جاتا۔ ایسا تھے کہ تھی
کہ جا جاتا ہے کہ وہ نہ صرف دخوی کے قواعد کے ماتحت غافل ہوتے
بلکہ بجا ظامنون بھی لغو اور سکھ کی خیز ہوتے تھے۔ اور وہ ایک

بے ہودہ سی قسم کی نظم ہوتی۔

بعض پیشگوئیاں

اس کے حالات قلبیند رہنے والوں نے اس کی بعض پیشگوئیاں
بھی لکھی ہیں۔ جن میں سے دو ایک پیشگوئیوں کا ذکر ہیاں کیا جاتا ہے
اس کی زندگی میں پنچویں جون پاپا یارٹ کی دہشت سے تمام پورپ
کا پس رہا تھا۔ اور اس کی طرف سے ہر دقت انگلستان پر یہ حملہ
کا خظرو لگا رہتا تھا۔ جو ہنار نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ فیروزی میں
انگلستان پر مژہر پر پنجے گا۔ لیکن بھر سے ایک پیر و سے ماہوت
سے قتل کر دیا جائیگا۔ اسی طرح ایک پیانی پا سنے والی خورت
کے قاتمی عبد الحمید صاحب کی مساعی اس معاملہ میں بہت قابل شکریہ ہیں۔

مسیح عالم پرست کے حال

انہدی ایک عمر

دین عیسوی کی بیوائیوں سے آگاہ اور قاتمین کے مسماۃ

میں اضافہ کرنے کے لئے آج ہم ایک بھی مدعاہ بہوت کے حالت

درج کرتے ہیں۔ ۵۷ مئی میں انگلستان کے علاقہ ڈیون شائر

میں ایک کسان کے اس ایک لاکی پیغمبر احمدی جس کا نام اس کے

والدین نے جو ہنار سے کھکھ رکھا۔ اس کے پیشگوئی اور ایجادی غیر

کوئی قاضی واقعہ قابل ذکر نہیں۔ سو اے اس کے کہ وہ ایک سردار

کی دکان پر ملازم تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس نام سے کام کرتی رہی

لیکن یہ کاکیخ خدا معلوم کیا ہوا۔ کہ اس نے الہام دو جی کا در عرض

رکر دیا۔

نہادوں کے اعلانات
مظلومین کی سماں کی ملکیت کی خواست

خرسہ چپ ماه ہوا۔ پھر پھر بایلو اکیر علی خاں ساتھیہ نہیں اسے اس کیماں کیا گیا تھا۔ پھر وہ کی احمدیہ خاتون تھیں تھیں تو کہہ دیتے تھے۔ اپنا چندہ کشیہ فرنڈہ متواتر یا قابو ہے اور با شرح و مسے رہی ہے۔ اس دوسرے سے مسلمانوں سے بھی وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ کئی ایک احباب نے باقاعدہ مہاجر چندہ ادا کرنے کے دل سے نام لکھا رکھے ہیں۔ ان قسم کا اعلان اپنے رہیں کرتے ہوئے حضرت کے حضور مسیح سے اور احمدیہ احباب پہلوہ اور چندہ وسیعہ والے اصحاب کے سامنے دعا کی وغایت کریں۔

(۱) جماعت احمدیہ گجرات کے اسٹریکٹ برکت میں صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ نہ ختنہ یا اس میں چندہ کشیہ کی تفصیل میں کوئی چنیں کر سکا۔ اب کوئی کوشش کروں ہوں۔ بخوبی اللہ کو جمادات نے لعلیہ کی رقم بطور چندہ کشیہ وصول کر کے جما سمجھا اب کو دیدی ہے۔ بخوبی اماں اللہ کو کوششوں کا شکر یہ ہے۔

اس چندہ کو حضرت فیضۃ المسیح الشافی ایمہ اللہ تعالیٰ کے نشانیہ ملک پوچھا نے کے لئے ابھی بہت سی کی منورت ہے۔ کیونکہ چندہ حسب مطالبہ پڑا نہیں آہم۔ (رقناشی سکریٹری قادیانی)

ثوابیں حصہ لئے کاہم موقع

ہمن کے فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کو دل کی تحریک کرتا رہے اور اس کو اپنے فرائض سنتا فلذ پستہ جسے چونکہ حضرت کیجع مسعود علیہ الصالوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی دعی کے مطابق و میت کا سلسلہ شروع فرمایا ہے اس نے دمیت کے متعلق دوستوں میں تحریک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے مت او کو پورا کرنا ہمن کے لئے پا عث فخر اور حصول ثواب کا مترتبہ ذریعہ ساہب کے گزشتہ میں بعض مخلصیوں و خود کی صورت میں جدیکہ اساتھ کے موقع پر وقت لکال کر دوستوں میں تحریک کر کے اس کا رشر میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان کی تحریک بہت کامی ہوتی رہی ہے۔ لہذا اسال بھی جو درست اس کا رشر میں حصہ لیتا چاہیں۔ اور جسکے لامہ کے موقع پر وقت دے سکیں ۱۵ پسند نام زفتر بذا میں بیچ کر مشکور فرمائیں۔

و فرد دو دو احباب پر مشتمل ہو گا۔ اور فاص خاص ملکوں یا حلقوں کے لئے خاص خاص و فد رقر کئے جائیں گے۔

بہتر ہو کر نام بھجو اتنے وقت درست اس امر سے بھی آگاہ فرمائیں۔ کہ ان کو کس ضلع کے لئے اور کس درست جس کے سہراہ تعینات کیا جائے۔ تاکہ کام میں سہولت ہو۔ میں ایس کرتا ہوں۔ کو احباب کفرتے ہے اپنے نام میں کریں گے، اور چونکہ ملکے لامہ بہت قریباً ہی ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیے۔ کہ جلدی پسند نام لیں کر دیں۔ تاکہ حلقة قبل از عہدہ کر دیے جائیں۔

پس اصرار سے بھی اس کام کے لئے پشنه مانگو۔ اور اس کام کی اہمیت ان پر غایس کر دے۔ ممکن انکو فی چندہ نہ دے تو کہہ دو ایک پیسے ہی دیدے۔ اگر یہ بھی نہ دے تو کہہ دیا جائے میں آپ کی طرف سے دے دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ اس کی پیپی ہوئی فیرت ظاہر ہو جائے اور اس کام میں حصہ لینے لگ جائے؟

حضرت فیضۃ المسیح الشافی ایمہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت کے احباب کو دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ کشیہ باصرار وصول کرنا چاہیے۔ اور اس وقت تک اسے بندھیں کرنا چاہیے۔ جب تک کہ کشیہ کا کام ختم نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں احباب کو یہ بات یا درکھنی چاہیے۔ کہ وہ جو چندہ مسلمانوں سے وصول کریں۔ وہ پیسے بیجتے وقت اس کی تفصیل کو پس پر یا علیو خطا کے ذریعہ نکھد دیا کریں۔

خلافہ اذیں ایسی اطلاع حضرت فیضۃ المسیح الشافی ایمہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور یا برادر راست۔ فرشتہ سکریٹری آل اٹھیا شیخ کیٹی کو بھی دیدیا کریں۔ (رقناشی سکریٹری قادیانی)

کشمیر کی بیووں یہاں کیبلے مالی امداد

(۱) مکملی سید شبانی حسین صاحب اور سید فائزی پور نے احمدیہ مسلمان کی بات جو ہی نہیں ہوئی چاہیے۔ خواہ مسلمان ہی کی ہو۔ مگر یہ مسلمان کا نہیں بلکہ جماعت کے امام کا مدد ہے۔ پس ہماری جماعت کو سلمانان کشمیری امداد جاری رکھنا چاہیے۔ جب تک کہ ان کو اپنے حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔ خواہ اس کے لئے کتنا مردہ گے۔ اور خواہ مانی اور خواہ اسی وقت جانی قریبیاں کرنی پڑیں۔"

جماعت کو تحریک کی کی قی۔ اس کام کے لئے دوسروں سے بھی روپیہ و صول کریں۔ اس بارے میں جو کچھ معلوم ہوا۔ اس طفیل احمد میان صاحب ہر منشی محمد طلب المعرفۃ صاحب صہ محمد اقبال حسین خصم۔ محمد نہیں زمان صاحب ہے۔ منشی محمد فیصل صاحب شلودار خصم منشی اخلاقی حسین صاحب منحداری۔ منشی غلام رضوی صاحب ملکدار خصم۔ محمد نعمت اخلاقی صاحب سالم۔ قاضی محمد حسین صاحب منحدار خصم سید فہیم حسین صاحب عصر۔ شاہ محمد میان صاحب عصر۔ مولوی عبد استار صاحب دلیل عصر۔ رحمۃ اللہ عبارت جماعت کے لوگوں میں فیرت پائی جاتی ہے۔ کئی دوستوں نے کھا کر کشمیر کے لئے ہم چندہ میں بیجتے۔ گردد سروں سے نہ شنگا ایسے یہ نہیں لکھا۔ کہ غذا کے لئے مانگن بھی ثواب کرنا چاہیے۔ کہ دوسروں ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ ثواب بھی حاصل کرنا چاہیے۔ کہ دوسروں سے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے روپیہ و صول کریں۔ ہر جگہ کی جماعتیں یہ کوشش کریں۔ اور چندے بھجوائیں۔ تاکہ کام جاری رہے۔ بہر حال ہم نے یہ کام چلاتا ہے۔ اگر دوسروں سے دھوں نہ کریں گے۔ تو خود دینا پڑے گا۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ اس کام میں دوسروں کی ہمدردی بھی حاصل کی جائے۔ اور یہ اس طرح ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ ان سے چندہ یہاں جائے

(۲) بیووں افسر لیفے سے کوئی بیوی محمد قبیل صاحب نے۔ ۱۱۲ شنگل مسلمانوں سے دھوں کر کے اس ماہ میں داخل خزانہ کرتے ہوئے تھے۔ کہ دوسروں کے قبل

حضرت فیضۃ المسیح الشافی ایمہ اللہ بنصرہ العزیز مغلومی کشمیر کی اہمیت کے لئے اپنی جماعت کو فراہمی چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "میں نے اپنے نفس سے اقرار کیا ہے۔ اور طرفی بھی یہی ہے کہ میں جب کوئی کام شروع کرے۔ تو اسے ادھورا نہ چھوڑے یہی نے کشمیر کے مسلمانوں سے دھدہ کیا ہے۔ کہ جب تک کامیابی حاصل نہ ہو جائے۔ خواہ سوال لگیں۔ ہماری جماعت ان کی امداد کرتی رہی۔ اور آج میں اعلان کرنا ہوں۔ کہ کل پر سوں اتوں سال۔ دوسال۔ سو۔ دو سو سال جب تک کام ختم نہ ہو جائے۔ ہماری جماعت کام کرتی رہی۔ یہ ہمارا کشمیر کے مسلمانوں سے دھدہ ہے۔ حضرت فرمدی اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک جنپی غلام نے ایک قوم سے یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ فلاں فلاں رخاتین تھیں جو ملکی۔ جب اسلامی فوج گئی۔ تو اس قوم نے کہا۔ ہم سے تو یہ بغاہ ہے۔ فوج کے افسرانے نے رس معاہدہ کو تدبیم کرنے میں بیت دھل کی تو بات حضرت پر کے پاس گئی۔ اپنے نے فرمایا مسلمان کی بات جو ہی نہیں ہوئی چاہیے۔ خواہ مسلمان ہی کی ہو۔ مگر یہ مسلمان کا نہیں بلکہ جماعت کے امام کا مدد ہے۔ پس ہماری جماعت کو سلمانان کشمیری امداد جاری رکھنا چاہیے۔ جب تک کہ ان کو اپنے حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔ خواہ اس کے لئے کتنا مردہ گے۔ اور خواہ مانی اور خواہ اسی وقت جانی قریبیاں کرنی پڑیں۔"

جماعت کو تحریک کی کی قی۔ اس کام کے لئے دوسروں سے بھی روپیہ و صول کریں۔ اس بارے میں جو کچھ معلوم ہوا۔ اس طفیل احمد میان صاحب ہر منشی محمد طلب المعرفۃ صاحب صہ محمد اقبال حسین خصم۔ محمد نہیں زمان صاحب ہے۔ منشی محمد فیصل صاحب شلودار خصم منشی اخلاقی حسین صاحب منحداری۔ منشی غلام رضوی صاحب ملکدار خصم۔ محمد نعمت اخلاقی صاحب سالم۔ قاضی محمد حسین صاحب منحدار خصم سید فہیم حسین صاحب عصر۔ شاہ محمد میان صاحب عصر۔ مولوی عبد استار صاحب دلیل عصر۔ رحمۃ اللہ عبارت جماعت کے لوگوں میں فیرت پائی جاتی ہے۔ کہ دوسروں سے نہ شنگا ایسے یہ نہیں لکھا۔ کہ غذا کے لئے مانگن بھی ثواب کرنا چاہیے۔ کہ دوسروں سے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے روپیہ و صول کریں۔ ہر جگہ کی جماعتیں یہ کوشش کریں۔ اور چندے بھجوائیں۔ تاکہ کام جاری رہے۔ بہر حال ہم نے یہ کام چلاتا ہے۔ اگر دوسروں سے دھوں نہ کریں گے۔ تو خود دینا پڑے گا۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ اس کام میں دوسروں کی ہمدردی بھی حاصل کی جائے۔ اور یہ اس طرح ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ ان سے چندہ یہاں جائے

جسٹ کے کام بھائی ایک بن جنمکشت

قاهرہ سے "الفتح" نامی ایک عربی اخبار بنتا ہے۔ اس کے پڑپر احمدیت کے متعلق ایک مضمون شاید ہو رہا ہے۔ جس کے لیعن حصہ کاترجمہ احیا بہ کل دلپی کرنے لئے اور تبلیغ کرنے کے لئے کا احمدیت کا عربی حاکم پر کیا اثر ہے۔ شایع کیا جاتا ہے۔ اخبار کو رکھتا ہے:-

"احمدیت ایک عظیم اثاث حکمت ہے جس کے مبینہ اکاف عالم میں زدگی خرچ کر کے اپنی دعوت کو محنت زبانوں میں پہنچایا ہے۔ اور یہ سند اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ آج ان کے مشن ایشیا پر یورپ، امریکہ و افریقی میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور جو تحریک ان کے پاس حفاظت اسلام اور اس کے احکام کا ایک بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ اس نے شایر اور خلاع کے لحاظ سے نصاریٰ کی ترقی ان کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ جو شخص ان کے عدیل القدر اعمال کو دیکھتا ہے۔ وہ حضرت ابو تعبہ بریجا کے کس طرح اس چھوٹے سے فرقے نے وہ کام کر دیکھا ہے جسکو کروڑوں مسلمان کرنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ اور یہی کامیاب ہے جسکو احمدی لوگ اپنی صداقت کا اعجاز فراز دیتے ہیں۔ پھر عام مسلمانوں کی فہری اور سیاسی مردمی نے ان کی کامیابی پر اور جسی چار چاند لگادیتے ہیں کیا مسلمانوں پر وحیب نہیں۔ کوہ حضرت علیہ السلام کی اہمیت اور کفار و غیرہ عقائد فاسدہ کو یورپ اور امریکہ کے اذہان سے تزالی کریں۔ یہ مسلمان امراء علماء، اقتصادی اور فقراہ کا فرقہ تھا کہ ہیئت کے تباہ کن اور باطن اثرات کو بٹاتے بیکن آج صرف احمدی ہی ایک نظر آتے ہیں جو اپنے اسوال اور نفع سے اس قدر ہمہ باشان کام سر انجام دے رہے ہیں۔ کو اگر دیگر مصلحین کوچھ تھے چونتھے گھبیجھ جائیں۔ اور تکھتے تکھتے قلم گھس جائیں۔ تب بھی اسوال اور نفع کی قربانی کے لحاظ سے اس قلیل جماعت کے عشر عشیر کے برابر بھی کام نہیں کر سکتے۔"

ناظرین یہ اس اخبار کی شہادت ہے۔ جو سند احمدیت کا شدید دشمن ہے۔ اس شہادت سے اپنے معلوم کر سکتے ہیں کہ احمدی کیا کام کر رہے ہیں۔ اور دنیا پر ان کا کیا اثر ہے۔ (فاسار شیخ عبد العاذر "حاصہ")

مغرب
اسی مسند میں یہ عرض بھی کر دوں۔ کہ خواتین کے لئے مصباح اخبار ہے جو ہمیں میں دو بار شایع ہوتا ہے۔ اور جس میں ہر ستم کے دینی و دنیوی مصائب ہوتے ہیں۔ پس آپ اپنے گھر میں یہ اخبار خود رجاري کرائیں۔ چندہ سالاں بھی معمول ہے لیکن صرف دو درجے پر آٹھ آنے نمود مفت۔ جب پر آنے والی خواتین کا خصوصیت سے فرض ہے۔ کوہ اپنے اخبار کے خریدار بڑا نے کے لئے پوری پوری جدوں بید کریں۔ اور کوئی نکھل پڑھی خاتون ابی درہے۔ جو مصباح کی خریدار ہو۔

ریلویو اف لیخنسر اردو
اس رسالہ کے لئے کوئی خاص اپیل کرنے کی خواست اس لئے نہ تھی۔ کہ ہر احمدی کو حضرت سیع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خواہش معلوم ہے۔ کہ اس کے خریدار کم از کم دہزادہ ہونے چاہیں۔ اس رسالے میں انگریزی رسالہ ریلویو کے مصائب کی ترقی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ اور علمی و مطہر مصائب میں شایع کئے جاتے ہیں جس میں اسلام و احمدیت کی تائید اور نہایت بالطلکی تردید ہوتی ہے۔ اکب نمود مفت، منگو اکر دیکھ کر کے ہیں۔ صرف تین روپے سالانہ چندہ ہے۔ احباب جماعت سے کسی بار عرض ہو چکا ہے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار اتنے کم ہو رہے ہیں۔ جو اپنے اخراجات طبعی ہی اور اپنی کر کرتا۔ اس لئے ہر رجمن احمدی۔ ہر جماعت احمدیہ پر احمدی کا فرض ہے۔ کوہ اس کی اشاعت میں حصہ لے۔ اگر اس کا خریدار نہیں۔ تو اب ہو جائے۔ چار آنے ماہوار حضرت سیع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تفصیل میں خرچ کرنا کوئی بار نہیں۔ بلکہ یعنی جو بھی حصول سعادت دار ہے۔

بالآخر میں ایک بار پھر اپ کرام کو مندرجہ بالا امور کی طرف متوجہ کرنا ہوا عرض گزد ہوں۔ کہ اپنے پر لیں کو مخفی طور پر۔ اور اس بارے میں اپنی موجودہ بے پرواہ اور غلطت کو پھوڑ دئے۔ ایام جلسے میں دفتر طبع و اشاعت صبح بعد نماز فرہرستے پڑا جسے مک اور پھر جلسہ برخواست ہرنے کے بعد رات کے 9 و بیجھ تک کھلا رہے گا۔ جو صاحب چندہ ادا کریں۔ رسیدے لیں۔ اور وقت مخالف کر ایک بار ہزار دن تشریف لائے ادا و فرمائیں۔ قائل کی تحلیل کے لئے متفرقہ پرچے حاصل کرنے کا یہ موقع نہیں ہوتا۔ (دہمتم طبع داشامت قادیانی)

اجنبی کی رلت کیلے اعلان

حمد احمدی احباب جو جلد پر براست نامہ دال آنایا جانا چاہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نامہ دال میں احمدیہ سیو یا چورہی نواب الدین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ نادر دال دس سال تیار ہو کر کمل ہو چکی ہے۔ اور فرماتے دوڑانہ الگا اگا پھر کے لئے کافی انتظام ہے۔ اس لئے جو دوست دہل ٹھہرنا جائیں یہاں کی گاڑی نادر دال اور دل اور ہمالی قیام فرمائیں۔ فاکس ر محمد فضل الہی پیدا

جلسہ نہ پر کو الابے کے درخواست

پہنچ پر لیں کو مخفی طور پر

لفظ

میں اس عرض اشتہت کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امر پرینڈنٹ اور سکریٹریان فوجہ ہائے مختلطف مخصوصاً سکریٹریان دعوت و تبیخ کو مستوجہ کرتا چاہتا ہوں۔ کوہ مسند احمدیہ کے واحد آگن الفضل کی توسیع اشتہت کے لئے قاصد جدہ جب فرمان آج کل رسالت کی زیادہ مفردات ہے۔ کہ صحیح ادکان و آدکانی اشاعت ہو۔ جسکا واحد ذریعہ الفضل ہے۔ گزینا ایک کشکش کی حالت میں ہے۔ اور واقعات و حادث کے تہام میں کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اس لئے تہایت سخت خواست ہے کہ ہم لفضل جو قد اکے مقرر کردہ فلیقہ برحق زیدہ اللہ تعالیٰ نبیرہ المذاکر کے ہدایت ناموں کا آمینہ ہے۔ ہر موسمی ہر گھنٹہ ہر یا دو ہر اکیجن میں پہنچا دیں۔ اس میں آپ سے کسی مال قربانی کا خصوصیت سے طالب نہیں۔ بلکہ آپ سے یہ چاہا جاتا ہے۔ کہ اپنا کچھ دست خرچ کر کے اپنے اجبا و اقربا اور اپنے حلقوہ اثر میں یہ سحر کیا کریں کہ کوہ کم از کم تین ماہ کے لئے ہیں افضل کے خریدار بن جائیں۔ اس کے بعد الفضل اپنی سفارش خود آپ کرے گا۔ الفضل کو ہدایت مختت سے مرتب کیا جاتا ہے۔ اس میں قوم کی صحیح رائہ مہانی پوتی ہے۔ واقعات حالیہ پر آر جیمہ کا سلسلہ ہے۔ اسلام کے فضائل پر اتنا مصائب ہوتے ہیں۔ اسلامی تمدن اسلامی کیر کیڑکی برتوی شاہت کی جاتی ہے۔ غیرہذا ہب کے اعتراضات کے جواب دیتے جاتے ہیں۔ کشیر کے مغلوق مصائب ہوتے ہیں۔ عرض ہر امر حق کی تائید اور بالطلکی تردید کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امام ہمام کے خطبات جمود و تقاریر میں وعی ناظرین کو پہنچانے جاتے ہیں۔ آپ کے تامک کردہ نظام کی نظائر ہوں کے اعلانات وہ بیانات درج ہوتی ہیں۔ غرض آیاں اخبار میں جو کچھ ہوتا چاہیے وہ سب اس میں ہوتا ہے۔ بہت میں بار یعنی ہر دوسرے دن شایع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ دس روپے جسمہان پانچ روپے تین ماہ کے لئے درجہ ہے۔ آٹھ آنے۔ چندہ بہر حال یہی لیا جائے جس کی ادائیگی بذریعہ میں آرڈ ہو۔ یا جلسہ پر دستی تباہی کرنے کی کفایت ہوگی۔ نمود مفت ہے

قادیان میں تعمیرات کی اسافی

میری زیر تحریقی مکان بنانے سے

آپ کو کیا فائدہ ہو گے۔ ۱۱) آپ کے مکان کا مجموع اصول کے مطابق نقشہ تیار کیا جائیگا۔ (۱۲) اسیمیٹ تیار کر کے صحیح خرچ کا اندازہ قبل تعمیر تیار کیا جائیگا۔ (۱۳) دران تعمیر میں ہر ہمکن کوشش کر کے کفایت خواری کو مرکز رکھا جائیگا۔ (۱۴) سامان عمرہ اور ارزال لگایا جائیگا۔ (۱۵) اعلیٰ کار گروہ معاہدہ دوں اور ترک کا ملے سے عمارت بنوانی جائیگی۔ (۱۶) عمارت ہر بھروسے عده اور مفہوم طب ہو گی۔ (۱۷) شرح لمیشون ایسی

ہو گی۔ کہ اسیمیٹ سیکیاں قائمہ اٹھائیں۔ (۱۸) دران تعمیر میں آپ کو کوئی قسم کی دلت کا سامنا نہ ہو گا بلکہ ہمارا تھیات میں خود کیا کردیں گا۔ (۱۹) اگر کوئی درست مکان کا کمل نیکہ بھی دینا چاہیں۔ تو اس کا یہی انتظام ہو سکے گا۔ (۲۰) آپ کو محض تعمیر مکان کے لئے قادیان تشریعت لانے کی ضرورت نہیں پڑیں گے۔ بلکہ آپ کی عدم موجودگی میں آپ کی مرمت کے مطابق تسلیم کام کیا جائیگا۔

شرح لمیشون ۵ روپے اور ۱۰ روپے فی صدی مقرر ہے۔

نقشہ ساخت کی طبق میں تصدیق کرنے ہوں کہ میرا اور صوفی عبید القدر صاحب کا مکان واقعہ اسی نیکی پر ہے۔ دارالانوار قادیان بابو محمد عبید اللہ صاحب کی زیر تحریقی تیار ہوا ہے جہاں تک مجھے علم ہے۔ بابو صاحب موصوف ہی قادیان میں اس وقت باقاعدہ تعلیمیں افتتاح اور تجربہ کا کام اور تیار میں۔ بابو صاحب ایک احمدی نوجوان ہے۔ اور مخصوص خاندان سے علیق رکھتے ہیں۔ میں نے انہیں لائق۔ قابلِ اعتماد۔ مخفیت اور دیا مسدار بیا یا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو درست قادیان میں مکان بنانا چاہیں۔ وہ ان کی ضرورت سے قائمہ اٹھائیں گے۔ عبد الرحیم درد۔ ایم۔ ۱۔

محمد عبید اللہ تیار تھے اور سبیر محلہ دار السجرت قادیان

صحیح علس مہماک

سیدنا حضرت سعیج پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سائز پر ہمارے ہاں تیار ہوتے ہیں

مہرہ عبید الرزاق قادیانی فواؤ لا فرق قادیان

ریاضت کر شدہ ہے۔ وی۔ تحریرہ کار استاد

جس بس لی کو اپنے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے یا کسی احمدیہ کوں کے لئے ریاضت کر شدہ ہے۔ دی۔ تحریرہ کار استاد کی ضرورت ہو تو وہ صاحب مندرجہ ذیل تپہ پر خلاصہ کتابت فرمائیں۔

محمد سلیمان غوری احمدی مقام داک فاہمیں اوضاع میں فتح مدد حیات

حیرت میں تیر عالم میں چنان ماہ کا انشا

ازماش کا مزید گوئہ

ہم نے جو اپنی سعید ترین ادویات کی شہرت کے لئے ان کی قیمتیں میں اور فیروزیہ کی غیر معمولی رفتار

ذمہ دشمنہ تک کے لئے رکھی تھیں وہ کو جل سبلا اور رہا رعنان کی آمد کی خوشی میں یکم بار پر سلطنتیں انکے کیلئے اور دمت بڑھا دی ہے۔ اسیمیٹ کے لئے اچاہت اس بوقعد کو عنیت جان کر ان ادویات کا تحریرہ کر لیں گے۔

دلکشا ہمیراں یتیں اور دوائی کی بوانی ہے۔ بادول کو میسا مفہوم اور سلام کرتا ہے۔ گینڈ

اور سعید ہونے سے بچتا ہے۔ پالیس سال سے پیشتر سعید ہوئے ہے جو اس کا متواتر استعمال ہے

کے سیاہ اگاتا ہے۔ داٹی صرد درد اور نزلہ کو بیکھم درکرتا ہے۔ اصلی قیمت فیشی کی پڑی۔ رہائی قیمت عد

کوئی سیدھیہ نہیں اور صحت پر سب پسند گزیریاں ارزال خرید کر میرے کا فائزہ کی امداد فرمائیں۔ ۱۔ گریت میں

اسلام علیکم میں آپ کو اس امرکی اطلس دینی نہایت ضرور سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کا دلکشا ہمیراں ایک حیرت

انگیزہ بجادا ہے۔ میری بیوسی جن کے باں تقریباً سب کے سب جھک گئے تھے۔ انہوں نے حسن اتفاق

سے آپ کے متعلق لکھ دسری بیٹھی سے سن کر لیپور آزمائش ایکشیپی آپ سے منگوائی۔ اس

کے دو تین دن کے رکھنے سے تلی معدوم ہوئی۔ تو انہوں نے تین شیشیوں کا ایک سٹ اور آپ سے منگوائی

اب ایک ماہ سے زائد غرضہ ہو گیا ہے۔ ان کے لئے گھنے اور ملائم بال آگے ہیں۔ میں آپ کو اس

ایکار پر جس کو کہ میں حیرت انگریز نام سے موسوم کر دیکھا۔ سب اس بنا دینا ہوں۔ برائے مہر بانی چشتیاں

اس تیل کی اور مجھے بیج دیں۔

دلکشا اسلوان دانتوں نی کل اراضی کو نافع۔ گوشت خورہ اور پائیوریا جیسی جوڑی مرض کو جسے

اکھیرت رکھا ہے۔ منہ کی بدبو درکرتا ہے۔ اس سے دانتوں کی ہتی ہوئی بڑھتیں دوبارہ مفہوم طب ہو جاتی ہیں۔

اصلی قیمت ۲۰ تولہ کی فیشی ۸ رہائی قیمت ۶ رہ۔ ۳۔ لش روئی اعلان اس جگہ ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

لہ دھیزیں جن کی قیمت لہجہ نیہی سے کہتے ہیں۔ مثلاً دلکشا سدنوں ان کی ایک شیشی کے بجائے دشیشیوں کا

آخر دینیا زیادہ سعید ہو گا۔ یونکہ دشیشیوں پر بھی وہی خرچ ہوتا ہے جو ایکشیپی پر ہوتا ہے۔ اسیمیٹ

درست اس کا خیال رکھیں گے (۲۱) اسی۔ پی کے علاقے کیلئے ہمارا ایکشیپ سیجھیں۔ پی سکو صدر بازار ناپورہ میں

میخزد لکشا پر قیومی ملینی۔ قادیان پنجاب شاملہ

اپنے بچوں کو چھائے!

کس سے۔ اس میں جو طالبعلموں کو انگریزی میں کمزور ہوئیں گی دھمکے سے سالانہ امتحان میں ناکام رہ کر ایسا ناپڑتا ہے اور کیسے۔ دیکھنے جناب قاصی اشتیاق احمد صاحب اور تیسریں پوری کیا فرماتے ہیں۔ یہی ایک انگریز دوست جو کئی سال سے انگریزی میں صرف انگریزی میں فیل سوہنے

کے تھے۔ محقق دید انگلش ٹھیر کی بدوات جس میں بقول شخصی دریا کو کو زے میں بھر کر کھلایا گیا ہے پاس ہے۔

محمد یونس صاحب جا علیت ہشم اسلامیہ ہائی سکول پڑا در۔ میں جماعت میں انگریزی میں بہت ہی کمزور ہے۔

مذاہ کی قیمت ۲۰ تولہ کی فیشی ۸ رہائی قیمت ۶ رہ۔ ۳۔ لش روئی اعلان اس جگہ ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

لہ دھیزیں جن کی قیمت لہجہ نیہی سے کہتے ہیں۔ مثلاً دلکشا سدنوں ان کی ایک شیشی کے بجائے دشیشیوں کا

آخر دینیا زیادہ سعید ہو گا۔ یونکہ دشیشیوں پر بھی وہی خرچ ہوتا ہے جو ایکشیپی پر ہوتا ہے۔ اسیمیٹ

درست اس کا خیال رکھیں گے (۲۱) اسی۔ پی کے علاقے کیلئے ہمارا ایکشیپ سیجھیں۔ پی سکو صدر بازار ناپورہ میں

میخزد لکشا پر قیومی ملینی۔ قادیان پنجاب شاملہ

رعنایت کے نہ ولائی

تبہ میں اس کے جسم میں دنما ہوئی۔ جو سکندر دل مقوی ادیہ کے
کھانے سے بھی آج لکھ دہونی تھی۔ یعنی اکیر اکبر کے استعمال سے
اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سال نوجوان کی بڑھی ہوئی
جو ان کا عالم ہوتا ہے۔

اکیر پاہیسر
یقیناً اور مزدی سرفی انہیں کا خون پھر کر ہوں کا بیخ اور زندہ
درگور بنا کر زندگی کی رخ کرتا ہے۔ اس کی صحت کو کچھ وہی پہنچ سمجھ سکتا
ہے جسے مقتنی سے اس موزی سرفی سے سایقہ پڑا ہے۔ پھر ایسے اکیر اکبر
حالم لر قریب تھا۔ کسی قسم کا ہو۔ دیا ہے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے
جڑھ سے اکھاڑا کرنیست دنابوکر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے لفظ
قیمت دیوبھ رپیہ

موقی داتت پوڑو

یہ دانت جلد بجا ریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ ایسی صحت کو مزدرا کیا
سکھتے ہیں۔ تاچھ سے ہی اسکا استعمال شروع کر دیں۔ جو وہ انہوں نے جدا
بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنانکر سو یوں کی طرح
چکتا۔ اور بڑے دہن کو دور کر کے چھپوں کی سی ٹکہاں پیدا کرتا ہے۔
قیمت دو اونس کی شیشی جو دستکے لئے کافی ہے۔ ایک دوسری نصف قیمت
دو اونس کی شیشی مغز حنیک ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ

تریاق اعظم
اس ایک ہی تریاق سے سترے کی پاؤں تک۔ کی جبل بیاریوں کا علاج لے
گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور جکروں کی صورت
بے نیاز کر دیتی ہے۔ بغیر میں اس کی ایسی شیشی کا اپنے پاکٹ اور اکیر اکبر
میں ہونا یہ اس بات کی لیے ہے۔ کہ ہسپتال کی جبل اور یہ آپ کی پاکٹ
میں ہیں۔ اس کے ہر قطروں میں اب چیات اور ہر حق کے لئے اکیر اکبر کے
اماکن قلعہ کے علاقے سے اگر ہر چشم میں بدل دو دوڑ جاتی ہے۔
مرکے درد پلپی کے زدگیا کے درد مزوق اللہ اس کے درد تو لج کے درد
معکو کے درد جگر کے درد گھنزوں کے درد۔ غرضیک جلد قسم کے درد دل کی
تیر بیدت ہے۔ تا سر بجلد ہوئے آپلوں۔ تی۔ بخار پیغمبیر کے لئے اکیر اکبر
قریباً ۲۰۰ امراض کیا۔ ایک ہی علاج ہے۔ معقول حالات تک یکبستہ
میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ نصف قیمت ایک روپہ
ریفیع قندلی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظر تھی ہے۔ مفرج دل اور مقدومی مائع بس بچہ ہر
کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کا کری وجہ سے جن کی پیچرے زدہ
دل ہر دقت پڑھرتا۔ سر جکرانہ اسکوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت سنتا
ہے۔ دکھائی دیتے۔ بنے جیسی جھبڑتی اور اسی جھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو
دل نہ چاہتا۔ پوچھیں میں سخت تکریز دیتی ہو۔ اس کے لئے جادو اور درد افت
خیر مرتقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ہا کا استعمال حال بھر کر کی اتنا دل اور
کسی درمی مقوی دو ابے نیاز کر دیجتا۔ ایک ہا کی خوارک جیسی ۵۰ تو ۶۰
بے۔ قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے گھٹ آنے

اکیر مسدہ

ہیفہ۔ بدھنی کی بھوک دمکم۔ اچھارہ۔ باوگوڑی دست کا گردگردانا۔ کھٹک دل
تے جی کا مبتلانا۔ جگہوں کی کاپڑوں جانا۔ سر جکرانہ کرم شکم۔ قبض اسکوں
ریاح کھانی۔ در کے لئے تیر بیدت ہے۔ دو دوہو ٹھی۔ اندھے بالائی ٹھی
دغہرہ ہنم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذریعہ کو تقویت کر
کر دو اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظر تھی ہے۔ قیمت دو روپے
نصف قیمت ایک روپہ۔ غیر مالاکتے ۲۰۰۔ جنوری کی تاریخی تقریبی جاتی
میں قیمت پانچ روپیں آنے چھڑے۔ کیونکہ غیر مالاکتے میں جی بی پیس جا سکتا
ہے۔ کاٹتے۔ پھر تو اینہیں شتر نو بارہ بیان فادیان۔ پنجاب

کر دی۔ اس کے استعمال کا یہ بہترین موسم ہے۔ ایک ماہ کی خوارک کی
قیمت پانچ روپے۔ نصف دو روپے گھٹ آنے
جناب شیخ یعقوب علی صاحب اعظم اکیر اکبر کے
متلک تحریر راستہ سے۔

"مکومی جناب شیخ یعقوب علی صاحب مجدد اکیر اکبر الدین السلام علیہ
در حست الشد و رکاوتوہ نہایت سرت او رکھر گزاری کے جذبات سے
لبریز دل ہے کہ آپ کو یہ تکھرہ ہوں۔ کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پہنچا
میں شکر و غیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے دل دیتے خل لکھا۔
میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقبال سمجھا ہوں۔ وہ نکھا ہے۔ یہ
صحت جیسا کہ میں نے پہنچا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں مشکر و غیرہ
آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی
دجم سرفی ہے۔ کہ وہ جو آپ نے اپنے طریقے صاحب نور والی دوائی اکیر اکبر
بیچی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت
بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد لله اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی
کا آتا ہے۔ جیوکہ خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سہیں پھر پر بیٹھتے
اور جسم میں جیسی مغز حنیک ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ
دو اسکے۔ ایک شیشی اور روانہ کریں"

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت بی
خشی ہوئی۔ اور یہ درمی امر بہ اکیر اکبر الدین نے میرے لخت ہجڑ پر اپا
بے نظر اڑ کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز یعقوب داؤد کو تھاں
کرایا گیا۔ اس کی صحت محدود تھی۔ اور اس نے حصہ پر کا خدا شقا۔
مشافت آدمیوں پر اڑنا کر سینہ ہوئے کہا۔ طلبیان حاصل رکھنے میں
اسید ہے کہ اجاتب کرام ہی ادویات مشہور سے فائدہ اٹھائیں گے۔
موقی سرمه جلد امرا عزم حنیم کے لئے اکیر ہے
صنعت بصر کو کسے جان۔ جلال۔ پھول۔ خارجی خپم۔ پانی بہنیا صند
غبار۔ پربال۔ ناخون۔ گوپاخن۔ دلمن۔ ابتدائی سوتیا بند۔ غرفیں کے یہ ریز
جد اسرا صحن حنیم کے لئے اکیر ہے۔ جو لوگ ہمیں اور جانی ہیں اس کا
استعمال رکھیں گے۔ وہ طریقے میں اپنی نظر کو جو الوں سے بھی
ہسپتاریں گے۔ قیمت فی تو ۱۰ دو روپے۔ ہجڑا نے نصف قیمت

ایک روپہ چار آنے۔
حضرت سیخ نبو عواد کے خاندان مبارک میں قع موقی سرمه کی
مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمه ہی استعمال
کرنا چاہیے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایک۔ اے
سلسلہ الشد نے تحریر فرماتے ہیں۔ کتنی اسیات کے اخوات میں
خوشی حسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے قع موقی سرمه کا استعمال
کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گرشت دنوں مجھے یہ تجھیں ہو گئی تھی۔
کر زیادہ ملایا تھی۔ ملکوں میں درد ہوتے گھٹتا تھا۔ اور دماغ
میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرفی بھی رہتی تھی۔ ان ایام
میں میں نے جب بھی آپ کا سرمه استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر
فائدہ ہوا۔

اکیر اکبر کے ۵۰ سالہ اٹھارہ سال قجوان بن گیا
جناب داکٹر شیر حمید صاحب عالی مستشفی سرجن قوٹ
ناٹھارٹ منصع کرنا ہے۔ کہ
اکیر اکبر کی ایک ماہ کی خوارک جو اپے سنگوں تھی۔ ایک
ریفی کو جس کی عمر ۴۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً
۲۰ سال سے تھی۔ اسی آنے چھڑے۔ کیونکہ غیر مالاکتے میں جی بی پیس جا سکتا
ہے۔ کاٹتے۔ پھر تو اینہیں شتر نو بارہ بیان فادیان۔ پنجاب

جو لوگ اپنے خطوط ۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء کو کڑا کن
میں ڈالیں گے۔ یادتیں ہیں گے۔ انہیں ایک لوپیہ
کی چیز آٹھ آنے میں ملے ہی۔ کیونکہ مذکورہ مراجیوں پر ہے۔
اکیر اکبر اور اکیر اکبر الدین کے استعمال کے لئے یہ موقی بہت اچھا ہے۔
اور نہیں ان ادویات کی شہرت اور پیشین دلائے کے ایک دو حقیقت
یہ ادویات اپنے ڈائلینج بخوبی دیکھیں۔ وہ لوگ جو اپنی فرمائی
ٹیکیں ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کو کھانے میں ڈالیں گے۔ یادتیں لیجئے
ادیات کی شہرت کے لئے یہ بہت ایک رعایت ہے۔ اکیر اکبر ایک میں گل مخفی ان
ادیات کی شہرت کے لئے یہ بہت ایک رعایت ہے۔ کیونکہ
ہمیں یہ لقین ہے کہ جو صاحب ایک دنہ بھی ہے۔ میں سے معااملہ کرنے
وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گھام بن جائیں گے۔ وہ اس
تیرت پر کھارقانہ کا حاصل خرچ بھی پورا ہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ
اگر فداخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لے۔ اب اس سے
پڑھ کر ادکنی پلی ہر سکتا ہے۔

جناب قاضی امل صاحب ناظم الفضل ۱۹۲۷ء
کے لفظ میں لکھتے ہیں۔ کہ تو رائیہ نہیں کی ساختہ بعنی ادویہ کا
میں نے تحریر کیا۔ مفید پانی گئیں۔ اور یہ امر موجہ خوشی ہے۔ کہ نہیں
صاحب اور ایڈٹر نہیں دوائی کا اٹھتا ہے۔ اسی سے معااملہ کرنے
مشافت آدمیوں پر اڑنا کر سینہ ہوئے کہا۔ طلبیان حاصل رکھنے میں
اسید ہے کہ اجاتب کرام ہی ادویات مشہور سے فائدہ اٹھائیں گے۔
موقی سرمه جلد امرا عزم حنیم کے لئے اکیر ہے
صنعت بصر کو کسے جان۔ جلال۔ پھول۔ خارجی خپم۔ پانی بہنیا صند
غبار۔ پربال۔ ناخون۔ گوپاخن۔ دلمن۔ ابتدائی سوتیا بند۔ غرفیں کے یہ ریز
جد اسرا صحن حنیم کے لئے اکیر ہے۔ جو لوگ ہمیں اور جانی ہیں اس کا
استعمال رکھیں گے۔ وہ طریقے میں اپنی نظر کو جو الوں سے بھی
ہسپتاریں گے۔ قیمت فی تو ۱۰ دو روپے۔ ہجڑا نے نصف قیمت

ایک روپہ چار آنے۔
حضرت سیخ نبو عواد کے خاندان مبارک میں قع موقی سرمه کی
مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمه ہی استعمال
کرنا چاہیے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایک۔ اے
سلسلہ الشد نے تحریر فرماتے ہیں۔ کتنی اسیات کے اخوات میں
خوشی حسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے قع موقی سرمه کا استعمال
کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گرشت دنوں مجھے یہ تجھیں ہو گئی تھی۔
کر زیادہ ملایا تھی۔ ملکوں میں درد ہوتے گھٹتا تھا۔ اور دماغ
میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرفی بھی رہتی تھی۔ ان ایام
میں میں نے جب بھی آپ کا سرمه استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر
فائدہ ہوا۔

اکیر اکبر الدین دنیا میں ایک مقوی رواہ ہے
کمزوری کو درد آور نہ رکھنے والے اس اکیر اکبر سرمه کے
اس کے استعمال سے کیونکہ تو ان اور گھرے گھرے انسان اور فر
نخا زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ سبی عذرہ صحت پاک پڑھتے
زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اچھے سے ہی اس کا استعمال شروع

انڈین فیکٹری ایکٹ ۱۹۴۷ء کے ایک نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل کار فانوں کی مجموعی تعداد ۴۰۴۲ ہے۔ جن میں سے کام کرنے والے ۳۸۱۸ ہیں۔ سز دوروں کی اوسط تعداد ۲۷۲۴ ہے اس ہے گذشتہ سال سے ۹۴۸۱۵ ہے سز دوروں کی کمی دکھائی گئی ہے۔

سنائیون و ہمپوں کی طرف سے صڑاگنی بہتری صدر ستائیں دہرم سبھا لامہور نے اچھوتوں پر گورودیور مندر کے دروازے کھلنے کے خلاف سڑ زمودن کو بر قیہ ارسال کیا ہے۔ نیز ایک بر قیہ واشرٹے ہند کو بھی ہے۔ جس میں اس بل کو مہیہ دفن اندازی قرار دیا ہے جو اچھوتوں کے مندوں میں داخلہ کے متعدد پیش کیا جاتے والے ہے۔

پشاکانگ کے مہندروں پر اکارکشون کی جماعت کرنے کے جوں میں گورنمنٹ نے جو اسی شہزادی پیغمبر مطہر کیا تھا۔ اس کے نئے مہندروں کی طرف سے اس جرماتھ سے رہائی کے لئے درخواست پیش ہوئیں لیکن گورنمنٹ نے دھموی جرماتھ کے نئے طیاراً شروع کر دی ہے۔

جمعیت اقوام کی ایک بُنل نے حکومت برطانیہ کی درخواست پر ایگاڈ پر شین تازعہ کو اپنے ایجادے میں شامل کر دیا ہے۔ تو قہر ہے کہ کوئی اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے جدیدیں ایک اجلاس منعقدہ کر گئی۔

واتکلٹن کی ایک اطلاع منظر ہے کہ چھ ممالک نے اپنے ترقیتی عوایز کی تسلیں امریکہ کو ادا کر دی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ برطانیہ۔ ایالیہ۔ زیگوٹلائی۔ فن لینڈ نیڈیا اور سکھوڈیتا۔ اور جن ممالک نے ایسی تک ادا کی ہیں کہ وہ فرانس بھی۔ پورنیڈ۔ استھونیا اور پنگری میں۔

آل انڈیا مسلم بُنگ کی کوئی کامیابی ملکتہ کی صدارت کے نئے علامہ عبد اللہ یوسف علی تجویز کئے گئے ہیں۔ غالباً ۲۸ تا ۳۰ دسمبر کو یہ اجلاس ملکتہ میں ہو گا۔

پر ماکوئی میں ۱۴ دسمبر پیدید پر یہ یہ نہ کہ اتنا بھی غسل میں آیا۔ صدارت کے نئے پارامیدوارستے پر اس تک جو گونیز کا نفرنس کے مندوں مفت ہو چکے ہیں اور مکتبہ ملکتہ تک کوئی ملکی صدارت کے فرانس سرخیام دیتے رہے ہیں۔ دوبارہ صدر منصب ہوئے ہیں۔

دارالعوام کے کمیٹی ردم میں ۱۵ دسمبر ایک تاریخی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا ہمتاں نیشنل بُنگ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ پارنیڈ میں دنوں میں اکانہ اس کے ارکان بھیست دان اور گول میر کا نفرنس کے دو نیوٹنیوں کے ارکان بھی شامل تھے۔ چھ بھری نظر الدین صاحب۔ فراؤں سر بیرونی میں اقبال۔ سہراخی فس سرخی خال اور سرکبر جمیدری نے ملکتہ کے مطابق

مشرق کی سیاحت کے نئے ۱۵ دسمبر بڑاں سے روانہ ہو گیا ہے۔ اپنے ہندستان آئے کا بھی ارادہ نہ ہے۔

دہلی کے ذمہ دار صنعتیں بیس یہ خبر مشہور ہے۔ کہ حکومت ہند نے گاندھی جی سے پوچھا تھا۔ کہ آیا وہ سول نافرمانی کی تحریک کو جوڑنے اور حکومت سے انتراک کا درکار نہ کئے آمادہ ہیں یا نہیں۔ تو گاندھی جی نے جواب دیا۔ کہ سول نافرمانی تو اس وقت موقع ہو گی۔ جب کا ٹکس کے تمام مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ حکومت ہند کے ذمہ دار اداکیں نے اس جواب پر غور کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو رہا کرنا خطرے سے قابل نہیں۔

شکار پور پیپلی کو حکومت بیلی ہے اس دوسرے میں کو دیا ہے۔ کہ اس نے متواتر اپنے فرانس کی انجام جیسی سے کوئا ہی کی۔

اہل ستر میل بُنگ آف انڈیا ایجاداً پر ۱۵ دسمبر پر دیس نے چاپہ مارا۔ اور تلاشی یعنی کے بعد بُنگ کے سائیں بورڈ اور رجسٹر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ نیز جانتے وقت فائلوں۔ کامنڈات دستاویزات اور بُنگ کے دیگر سامان کا جیکہ ابھر کرے گئی۔

واضح رہے کہ اس بُنگ کے خلاف یعنی ٹنابیگلوں کے سلسلہ میں ڈریٹرکٹ مجسٹریٹ ایجادا کی خلاف میں مقدمہ ملپل رہا ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ نے اس بُنگ کا اشتہار شائع کرنے پر لاہور کے بعض اخبارات کے خلاف بھی مقدمہ چلایا ہے۔

آل انڈیا مسلم بُنگ کی کوئی کامیاب اجلاس ۲۷ دسمبر کو دیس میں منعقدہ ہو گا۔ جس میں گول میر کا نفرنس اور ال آیا د کا نفرنس کے فیصلوں اور بعض دیگر امور پر غور کیا جائیگا۔ سکندر آباد ہلخ لہستان کے مقدار میں ۶۰۰ ملزم، اور ذائقے مجریٹ نے ان سب کو بری کر دیا ہے۔

برطانیہ نے اپنے دسمبر کے قرض کی قسط کو کروڑہ لا کہ ڈالر امریکہ کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یکین بھیم اور پورنیڈ نے ادالگی قحط سے اکار کیا ہے۔

جمعیت مسلم رہنما کمکتہ نے لکھنؤ اور ایسا یاد کا نہ کیا پر عدم اعتماد کا اخبار کر رہے ہوئے آل انڈیا مسلم پر ٹھیک اور آل انڈیا مسلم کا نفرنس کے اجلاس خصوصی کی تائید میں اپنی خدمات پیش کرنے کی تجویز پاس کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ ملت اسلامیہ کے نئے کوئی اصل قابل تبول نہ ہو گا۔ جب تک کہ وہ مسلم کا نفرنس کے اصولوں پر مبنی نہ ہو۔

حکومت کے نئے فیصلے کے ماتحت یعنی صد مزید ٹنگانی سیسی نظر بندیوں کی جیلیں میں لاٹے جائیں گے۔ اس مقصود کے نئے جیل میں وسعت پیدا کی جا رہی ہے۔

مسٹر بردیا ناٹنہاد مغرب کا پیشہ ور رہا مانویں اور افغان پر دا عجبد الرحمن قادیانی پر ستر دیلہ تیر نے ہمیارا اسلام پر میں قادیانی میں چھاپا۔ اور قادیانی سے ہمیشہ کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام قی

ہندوستان اور گاندھی کی خبریں

حکومت بیلی نے سرکاری گوٹ کے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۷ اسی دنیسی اور انگریزی نہیں مسونع قرار دے دی ہیں جیسا میں گاندھی جی کی ہندستان سے نہنہن کو مدد اگلی درود اگلستان اور دہلی ان کی سرکری میں کے میں دکھائے گئے ہیں۔

سرکری نگر کی ایک اطلاع نظر ہے کہ دیبا ست شیر کے مکمل یا میں جو حقیقت ہوئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں لوگ مقاومتے اور یہ کہ گورنمنٹ نے اپنے اعلیٰ دوستی کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اپنے اعلیٰ دوستی کیا ہے۔

مول کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مظدوں میں الور جو دہلی سے اپنے گھروں کو داپس آگئے ہیں۔ انہیں بھاگیا ہے کہ الاروہ اپنے سکھ پر فہرند امداد کریں تو مہاراجہ صاحب انہیں معاف کر دیں دگر نہ اس کے خلاف کا رروایتی عمل میں لائی جاویگی۔

اگر لیڈ میں بڑا فیشریٹ کا مقاطعہ پر زور مرتی پر کیا جا رہا ہے۔ بڑا فیشریٹ جہاں فردخت ہو اکرنی متعی وہاں سلح اہر ش نوجوانوں نے چھاپہ مارا۔ اور فیشریٹ کو نالیوں میں انڈیل دیا۔

سودہ قانون اس عاصمہ سرحد پر گزشتہ اکتوبر میں مجلس آئین ساز سرحد میں منظور ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ نے ہمیشہ منظور کریا ہے۔

مشنچ پورہ کے ۱۵ دسمبر کی اطلاع ہے کہ مندر دیرہ تا قلعہ نکانہ جو گاندھی جی سکھ بریت کے ریاض میں اچھوتوں کے نئے کھول دیا گیا تھا اب پھر ساتھیوں کی مخالفت کیا ہے اچھوتوں پر مدد ہو گیا ہے۔ کچھ دن ہوئے اچھوتوں نے مندوں میں داخلہ کی کوشش کی۔ تو تقریباً بیس ساتھیوں نے لامپوں سے مراجحت کی۔

بیگانہ آرڈنیٹس میں ۱۴ دسمبر بیگانہ کوئی میں۔ ۱۴ دسمبر کی موافق اور ۲۷ دسمبر کی مخالفت سے پاس ہو گیا ہے۔

نمکانہ صاحب کے سابق ہفت نرائی داں کو پیچا ب گورنمنٹ نے دو ماہ کے نئے ٹھیکنے پورہ میں دافنہ کی صافعت کر دی ہے۔

پکستان کو ڈر ستریٹ کے قتل کے ذریعہ اپنے پکستان پر میں سرحد اور ڈیگر حکام دفتران کو تهدید امیر خلود لکھنے کے الزام میں ایک کامگری جنہا داں کو سئی مجسٹریٹ پت ور نے آئندہ سال قید با مشقت کی سزا کا مکم سنایا ہے۔ یہ امر پادر ہے کہ جنہا داں ہری نش کا بھائی ہے۔ جس نئے چند سال ہوئے۔ گورنر جنرل پر یہ نیوٹریٹی ہال میں حلہ کیا تھا۔

مسٹر بردیا ناٹنہاد مغرب کا پیشہ ور رہا مانویں اور افغان پر دا عجبد الرحمن قادیانی پر ستر دیلہ تیر نے ہمیارا اسلام پر میں قادیانی میں چھاپا۔ اور قادیانی سے ہمیشہ کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام قی